بہارِ شباب

مصنّفہ

حضرت مولٰنا شاہ محمد عبد العلیم صدیقی قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ

واحد تقسیم کار مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

از غلام یٰسین منہاس
ایم اے

حالاتِ زندگی

صاحب الفضیلت حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ موجودہ صدی کے مبلغ اسلام اور عظیم مفکر گزرے ہیں جنکی شبانہ روز کاوشوں سے براعظم افریقہ، یورپ اور مشرقی ایشیا میں شمع اسلام روشن ہوئی۔ سب سے پہلے آپ ہی نے دنیائے اسلام میں قادیانیت کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کا سدباب کیا۔ جس سے تقریباً ایک لاکھ سے زائد غیر مسلم و مرتدین حلقہ بگوش اسلام ہوئے آپ ۳ اپریل ۱۸۹۲ء میں میرٹھ (یو۔پی) کے معروف عالم دین حضرت مولانا شاہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم عربیہ قومیہ (میرٹھ) میں داخل ہوئے سولہ سال کی عمر میں درس نظامی پاس کیا۔ پھر علوم جدیدہ کے حصول کے لئے اٹاوہ ہائی سکول سے میٹرک کرنے کے بعد ڈویژنل کالج میرٹھ سے ۱۹۱۷ء میں امتیازی حیثیت سے بی۔ اے کیا۔ میرٹھ کالج کی طالب علمی ہی کے زمانہ میں آپ نے "برما" مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی صدارت کی۔ اور اس موقعہ پر آپ نے جو معرکتہ الآراء خطبہ صدارت دیا وہ برما، ملایا، سیلون اور انڈونیشیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچا۔ ۱۹۱۹ء میں زیارت حرمین شریفین کے لئے حجاز تشریف لے گئے اور واپسی پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے علاوہ آپ نے حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ (لکھنؤ) حضرت شیخ احمد الشمس رحمۃ اللہ علیہ (مراکش) اور حضرت شیخ السنوسی رحمۃ اللہ علیہ (لیبیا) سے بھی روحانی فیض حاصل کیا

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو چاروں سلاسل میں خرقہ خلافت پہنا کر بیرونی ممالک میں جانے کا حکم دیا۔ آپ نے تقریباً پینتیس ۳۵ برس تک ۱۹۱۹ء تا ۱۹۵۴ء، یورپ، افریقہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور جنوبی ایشیا کے متعدد ملکوں میں تبلیغ اسلام کی ان ممالک میں تعلیمات اسلامیہ کو عام کرنے کے لئے آپ نے ہر پہلو پر توجہ دی متعدد مساجد و مدارس تعمیر کروائے جن میں حنفی جامع مسجد کولمبو۔ سلطان مسجد سنگاپور۔ مسجد ناگریہ ٹوکیو۔ اسلامی کتب خانہ نائیجیریا اور عربک یونیورسٹی ملایا۔ بہت مشہور ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ آپ نے کئی ممالک، سے مختلف جرائد و رسائل جاری کروائے۔ جن میں پاکستان نیوز مسلم ڈائجسٹ۔ ٹرینی ڈاڈ مسلم اینولی (لاطینی امریکہ) اسٹار آف اسلام (کولمبو) دی جینیئن اسلام (سنگاپور) خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۹۲۳ء میں آپ مسلمانانِ سیلون کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے اس وقت وہاں کے مسلمانوں میں بہت زیادہ مذہبی انتشار تھا۔ آپ نے وہاں پہنچ کر مسلمانوں کو متحد کیا اور ان کی مختلف متحارب جماعتوں کو توڑ کر ایک جماعت میں منتشکل کیا۔ اسی دوران سیلون حکومت کے ایک عیسائی ذریعہ مسٹر الیف کنگسن بری نے اسلام قبول کیا۔

۱۹۲۴ء میں جب تمام اسلامی ممالک سیاسی بحران میں گھیرے ہوئے تھے تو ان کے مسائل کو حل کرنے کیلئے جو کانفرنس ”مسلم کانگریس بیروشلم“ کے نام سے منعقد ہوئی اس میں حکومت مکہ کی طرف سے آپ ہی کو نمائندہ بنا کر بھیجا گیا۔ ۱۹۲۸ء میں آپ دوبارہ سیلون کے مسلمانوں کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر آپ نے اسٹار آف اسلام کے نام سے ایک اخبار جاری کیا جس کی ادارت اپنے شاگرد مسٹر ہوشن جے میجڈ کو سونپی۔

یہاں سے فارغ ہو کر آپ نے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کا بہت طویل دورہ کیا۔ ان ممالک میں مسلمان برائے نام مسلمان رہ گئے تھے انہوں نے مرزائیت اور عیسائیت کے اثرات کو بہت حد تک قبول کر لیا تھا۔ ان تمام ممالک (سیلون برما، انڈونیشیا، فرانسیسی ہند چینی۔ ملایا۔ جاپان اور سنگاپور) میں قیام فرما کر عیسائی مشنریوں کے اثرات کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو صحیح مسلمان بنانے کے لئے زبردست کوششیں کیں جن کے نتیجہ میں اٹھارہ ہزار سے زیادہ مسلمان جو عیسائی قادیانی بن گئے تھے دوبارہ راہ اسلام پر گامزن ہوئے۔ اسی طویل دورہ میں آپ نے برما میں "انجمن نوجوانان برما" قائم کی۔ سنگاپور کے قیام کے دوران مشہور انگریزی رسالہ THE GENUINE ISLAM اپنے شاگرد ڈاکٹر ایچ ایس منشی کے زیر ادارت جاری کیا۔ اور "آل ملایا مشنری سوسائٹی" اپنے ایک اور شاگرد سید ابراہیم الشگوف کے زیر قیادت قائم کی۔ ۱۹۳۶ء میں ایک بار پھر جنوب مشرقی ایشیا کا دورہ کیا۔ اس دوران آپ نے فرانسیسی ہند چینی، یورپین چین، ہانگ کانگ، شنگھائی اور پیکنگ میں زیادہ عرصہ قیام کیا۔ جاپان کے مشہور شہر "کعب" کی جامع مسجد کمیٹی اور "اورنیٹل کلچرل سوسائٹی" کے زیر اہتمام آپ نے مختلف اجتماعات اور مجالس سے خطاب کیا۔ اس کے بعد آپ مصر تشریف لائے اور یہاں اخوان المسلمین کے بانی حسن البناء مرحوم کے ہاں مہمان ٹھہرے اور ان کی معیت میں پورے مصر کا دورہ کیا اور مختلف اجتماعات مجالس اور دینی پروگراموں میں حصہ لیا۔ اس کے بعد آپ شام، عراق، لبنان اور پھر ترکی تشریف لائے۔ اس کے بعد یورپ کا دورہ کیا۔ روم میں قیام کے دوران آپ نے پاپائے روم کو ایک عرضداشت بھی پیش کی جس میں انہیں دعوت دی کہ وہ دہریت کے خلاف ان کی (مولانا کی) مہم میں شریک ہوں۔ روم کے قیام کے

"اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دو سال ہوئے ہماری ملاقات
ارض مقدس میں بیت اللہ شریف کے پاس صاحب فضیلت
مبلغ اسلام الشیخ محمد عبد العلیم صدیقی سے ہوئی ..... ہم اللہ تبارک
وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب فضیلت استاذ شیخ محمد عبد العلیم
صدیقی کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے"

آپ کی انہی خدمات پر مدینہ منورہ کے لوگ آپ کو "الطبیب الہندی" کے
نام سے پکارتے تھے۔ قیام پاکستان کے وقت بھی آپ غیر ملکی دورے پر
تھے قائد اعظمؒ نے حضرت شاہ عبد العلیم کو پاکستان کی پہلی نماز عید الفطر
پڑھانے کے لئے قائد ملت خان لیاقت علی خان کو کہا اور آپ نے وطن
پہنچ کر پہلی نماز عید الفطر کا خطبہ ارشاد فرمایا جس میں نوزائیدہ مملکت میں
نفاذ شریعت پر زور دیا۔

۱۹۴۹ء میں سنگاپور میں تنظیم بین المذاہب کے نام سے آپ نے ایک
ادارے کی بنیاد ڈالی اور تمام دنیا کے عیسائی، یہودی، بدھ مت اور سکھ
مذاہب کے پیشواؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے لادینیت کا قلع قمع
کرنے کی اپیل کی۔ تمام مذاہب کے رہنماؤں کی اس مشترکہ کانفرنس میں
آپ HIS EXAITEDEMINUNCE کا خطاب دیا گیا۔ نیز مصر میں
مؤتمر تنظیم بین المذاہب الاسلامی کے نام سے مختلف مکاتب فکر کی ایک تنظیم
قائم کی۔ پاکستان میں کچھ دیر رہ کر ۱۹۵۰ء میں آپ نے پوری دنیا کے
ممالک کا تبلیغی دورہ کیا جس میں برما۔ ملائشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، ویتنام
چین، جاپان، فلپائن، سیلون، ماریشس۔ مڈغاسکر۔ جنوبی افریقہ، پرتگال
مشرقی افریقہ۔ کینیا۔ تنزانیہ، یوگنڈا۔ بلجیم، کانگو۔ حجاز۔ مصر، شام۔

فلسطین، عراق۔ فرانس، برطانیہ۔ جزائر غرب الہند۔ گی انا۔ امریکہ کینیڈا شامل ہیں۔

آپ کی دینی مساعی سے بورنیو کی شہزادی HER HIGHNESS PRINCESS GLADYSPLAMER OF SARAWARK STATE BORN ماریشس (جنوبی افریقہ) کے فرانسیسی گورنر مسٹر مروات GOVERNOR MERWATE ٹرینی ڈاڈ (لاطینی امریکہ کی TIFEFRENCH STATES MAN خاتون وزیر MURIFE DONAWA FATIMA سیلون کے عیسائی وزیر مسٹر الیف کنگن بری نے اسلام قبول کیا۔ ان کے علاوہ بیشمار پردنیسرز۔ سائنسدان اور مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے غیر مسلموں نے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ انڈونیشیا کے بانی صدر۔ احمد سوئیکارنو۔ شمالی نائجیریا کے وزیر اعظم احمد و بیلو شہید آپ ہی کے مرید تھے۔ ان کے علاوہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ مراکش کے غازی عبدالکریم، فلسطین کے مفتی اعظم سید امین الحسینی اخوان المسلمین کے بانی حسن البنا، سیلون کے آنریبل جسٹس ایم سردانی۔ سنگولمبو کے آنریبل جسٹس ایم۔ ٹی اکبر۔ سنگاپور کے ایس۔ این۔ دت۔ اور مشہور انگریز ڈرامہ نویس اور فلسفی ڈاکٹر جارج برنارڈ شا آپ کی علمی و روحانی شخصیت کے زیر دست مارح تھے۔ ۲۲ر اگست ۱۹۵۴ء کو دنیائے اسلام کے یہ عظیم مفکر اور مبلغ مدینہ منورہ میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور جنت البقیع میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں دفن ہوئے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم رحمۃ اللہ علیہ کی انگریزی، اردو اور عربی میں تصانیف

1. The Principles of Islam.
2. Elementary Teachings of Islam
3. The status of woman in Islam.

4. Quest for Happiness.

5. Forgotton path of Knowledge.

6. How to face communism.

7. Spiritual culture in Islam.

8. Islam Answerestochallenge of communism

9. Scientific inventions in Islam.

ذکر حبیب (۱۱) بہار شباب (۱۲) کتاب التصوف (۱۳) احکام رمضان - (۱۴) روحانیت اور حصول علوم ظاہری کے حقوق (۱۵) حج ٹیکس (۱۶) المرآۃ (عربی) یہ کتاب قادیانیت کے رد میں ہے اور اس کا ترجمہ دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں ہو چکا ہے مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ نے تبلیغ دین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل دینی ادارے بھی قائم کئے -

(۱) انٹرنیشنل اسلامک مشنریز گلڈ (جنوبی افریقہ) (۲) سرینام مسلم ایسوسی ایشن (جنوبی امریکہ) (۳) دی ورلڈ اسلامک مشن بریڈ فورڈ (برطانیہ) (۴) حنفی مسلم سرکل پریسٹن (برطانیہ) (۵) آل ملایا مسلم مشنری سوسائٹی (ملائیشیا) (۶) حلقہ قادریہ علیمیہ اشاعت اسلام (سیلون) (۷) ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن (گیانا) (۸) مسلم ایجوکیشن ٹرسٹ کالج جارج ٹاؤن (امریکہ) (۹) علیمیہ مشن کالج (ماریشس) (۱۰) دار العلوم علیمیہ (ماریشس) (۱۱) حلقہ قادریہ علیمیہ اشاعت اسلام (ماریشس) (۱۲) قادریہ اسلامک ورکرز گلڈ (ماریشس)

آج کل ان اداروں کی سرپرستی آپ کے فرزند ارجمند مجاہد ربانی قائد اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ فرما رہے ہیں

یہ کتاب اس پتہ سے بھی مل سکتی ہے

قادری الیکٹرک سٹور طارق آباد ○ راولپنڈی

شباب

نام کتاب ________ بہار شباب

مصنف ________ حضرت علامہ عبد الحلیم میرٹھی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر ________ زاہد اکادمی گوجرانوالہ

باہتمام ________ مخدوم زاہد رسول

قیمت ________ ۲/-

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

۲۔ مکتبہ نوریہ رضویہ اردو بازار گوجرانوالہ

۳۔ مکتبہ غوثیہ قادریہ الفیصل بازار گوجرہ

۴ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی نمبر ۱

۵ بخاری کتب خانہ کلیوڑہ فیصل آباد

۶ اعوان سٹیشنری مارٹ بھون روڈ چکوال

اسوہ فینسی پریس فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

قدرت نے انسان کو جس قدر بھی قوتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ہر ایک کا طریق استعمال بھی بتا دیا گیا، اسی قسم کی تعلیم اگرچہ فطرتاً جانوروں کو بھی دی گئیں مگر انسان اور جانوروں کی تعلیم میں ایک خاص فرق یہ ہے کہ انسان کو نئی نئی باتیں پیدا کرنے اور اپنی قوت کو ترقی دینے کا کمال بھی عطا کیا، اس کے بالمقابل جانوروں میں ابھی اس کا تجربہ نہیں ہوا، کہ خود بخود بغیر کسی انسان کے سدھائے اپنی قوت کے کارناموں کو ترقی دینے میں مشغول رہیں یا نہیں۔

آج دعویٰ کیا جاتا ہے کہ عالم انسانیت ترقی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے معراج کمال پر پہنچ چکا ہے، دماغ کی فہم و فراست فلسفہ و معقول کی موشگافیوں اور علوم مادیہ میں، کیمسٹری وغیرہ کی بابت نئی تحقیقاتوں کی شکل میں ترقی کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سوچنے اور جدید صحیح طریقہ نکالنے میں کامیابی کے زینہ پر فائز ہوتی جاتی ہے بلکہ سائنس کی کارگزاریوں

پر نظر ڈالئے تو آسمان تک کے قلابے ملاتی ہے، آلاتِ ظاہری کو دیکھئے تو ہاتھ جس قدر کام آج سے دو سو برس پہلے کر سکتے تھے، آج مشینوں اور کلوں کے ذریعہ اُس سے ہزار گُنا انجام دے رہے ہیں۔ پیر ، برسوں میں جس فاصلہ کو بہت مشکل سے طے کر سکتے تھے، آج ریلوں اور موٹروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسے منٹوں میں طے کیا جا رہا ہے، کان جس قدر پہلے سُن سکتے تھے، آج اس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں، کروڑوں درجہ زیادہ ٹیلی فون، ٹیلی گراف اور وائرلیس کے ذریعہ سن رہے ہیں، آنکھیں جو زیادہ سے زیادہ چند فرلانگ تک دیکھ سکتی تھیں۔ آج دور بینوں کے ذریعہ سے ہزاروں میل کی چیزیں دیکھ رہی ہیں، لیکن اس مخصوص قوّت کی طرف غور کے ساتھ دیکھا جائے جس پر انسانی نسل کے باقی رہنے اور پیدا ہونے کا دار و مدار، تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا، کہ اس میں بجائے ترقی، تنزل، اور بجائے زیادتی روز بروز کمی ہوتی جاتی ہے ممکن ہے کہ بے سوچے سمجھے کوئی صاحب اس دعوے کا رد کرنے کی جرأت فرمائیں اور جواب میں اس قسم کی دلیلیں لائیں، کہ انسانی مردم شماری اس قسم کی دلیل قوی، کہ اس مخصوص قوت کے اثرات میں بھی زیادتی ہے نہ کہ کمی نیز نئی نئی مقوی ادویہ بھی اس قوت کے باقی رکھنے اور سنبھالنے کے لئے ایجاد کی جا رہی ہیں لیکن ان دونوں شبہوں کا جواب ، معمولی غور سے خود بخود سامنے آجانے والا کہ محض تعداد کی زیادتی ترقی پر دلالت کرنے والی نہیں ہو سکتی، صحیح نتیجہ تناسب پر نظر کرنے کے بعد نکالا جا سکتا ہے۔ مثلاً آج

سے چند برس پہلے اگر ایک لاکھ کی آبادی میں دس برس کے اندر پچاس
ہزار قوی ہیکل صحیح وتندرست انسانوں کا اضافہ ہوتا تھا تو آج اضافہ تو نہیں
ہے مگر ایک لاکھ میں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس ہزار، وہ بھی کمزور، بیمار
منحنی انسانوں کا، پس انصاف سے دیکھیے کہ اس کو اضافہ کہا جائے گا، یا
کمی، امراض کی زیادتی، اعضائے رئیسہ کی کمزوری، اور تعداد میں اس
نسبت سے جو فطرتاً ہونی چاہیے تھی کمی، یہ ثابت کر رہی ہے کہ اس مادہ
تولید یا قوت مخصوص کو نہ صرف یہ کہ ترقی دینے کی کوشش نہیں کی گئی
بلکہ اس کی حفاظت بھی جیسا کہ ہونی چاہیے تھی ویسی نہیں کی جا رہی ہے
ورنہ یہ صورتیں پیدا نہ ہوتیں. ایک دانہ اگر وقت پر صحیح طور سے زمین کو
عمدگی کے ساتھ بنا کر قاعدہ کے مطابق ڈالا جائے. نیز وقت پر پانی بھی دیا
جائے تو قوی امید ہے کہ وہ فصل پر بہت سے دانے لائے. لیکن اگر وہی
ایک دانہ بے وقت نکمی زمین پر پھینک دیا جائے اور اس کی غور و
پرداخت مطلق نہ کی جائے تو نتیجہ ظاہر کہ نہ پودا اگنے کی امید، اگر اُگا
بھی تو بالیں نکلنا مشکل، بالیں نکلیں بھی تو دانے خاطر خواہ آنے دشوار،
یہی حال انسانی بیج کا بھی ہے جس کے بے موقع نکمی زمینوں پر پھینک
دینے یا ویسے ہی برباد کیے جانے کے سبب روز بروز ترقی انسانی پیداوار
نقصانات ہی شکار ہوتی جا رہی ہے. ڈاکٹروں کی کمی نہیں، دواؤں کی
بھی افراط ہے، معالجات کی طرف بھی لوگوں کو التفات، علاج و دوا کی
بالکل ویسی ہی حالت جیسے پھٹے ہوئے کپڑے میں پرانا پیوند لگا کر وقت

گزارنا، یا مشین کے گھسے ہوتے پرزاوں میں تیل ڈال کر چند روز کام نکالنا، ضرور اور سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ انسانی ہمدردی کا ایک شمہ بھی اپنے قلب میں رکھنے والے افراد اس اصل جوہر کی حفاظت کی خاطر توجہ کریں اور اس کے صحیح استعمال کی تدابیر سامنے لائیں

وَاحْفَظْ مُنِيَّكَ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنَّهُ
مَاءُ الْحَيٰوةِ يُرَاقُ فِي الْاَرْحَامِ

میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میرے پاس ایک سو نوجوان مرد و عورت مریض آتے ہیں تو میں ان میں سے پچانوے کو اسی مادے کی ضعف و خرابی کے امراض میں مبتلا پاتا ہوں۔ کشتہ طلاء بے شک اس قوت کو بڑھاتے ہیں، بعض معجونیں اور فولاد کی مختلف ترکیبیں یقیناً قوت پہنچاتی ہیں اور اس طرح ٹوٹی ہوئی کمر کو کچھ سہارا دے دیا جاتا ہے۔ اصلی فطری قوت کے جاتے یا خراب ہو جانے کے بعد دوائیں زیادہ سے زیادہ چند روز انتظام کر دیں تو وہ بھی بشرطیکہ نقصان اس حد تک نہ پہنچا ہو کہ مریض کو ناقابل علاج بنا دے لیکن اس معاملہ میں انسانی نسل کی اصل خدمت نہ دواؤں کی ایجاد سے ہو سکتی ہے نہ بجلی کے آلات سے۔ بلکہ انسانی زندگی کے اس دور میں جب کہ انسان اس قوت مخصوص کے استعمال پر خواہ وہ بجا ہو یا بے جا بدحواس ہو جاتا ہے اور اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ "جوانی دیوانی" کا منظر سامنے آ جاتا ہے۔ ایک سمجھدار حکیم کی بہترین خدمت یہ ہے کہ وہ

دانائی کے ساتھ اچھے طریق پر ایک طرف طبی اصول سے اور دوسری جانب اخلاقی طور پر ان ابھرتی ہوئی امنگوں اور بڑھتے ہوئے شوق والے نوجوانوں کو ٹھیک رستہ پر لگا دے۔ ابلتے ہوئے چشمے کے لئے اگر ایک گھیرا بنا دیا جائے تو پانی محفوظ ہو جائے گا اور عالم اس کے فیض سے سیراب ورنہ پانی پھیل کر ضائع ہو جائے گا، کوئی بھی نفع نہ اٹھائے گا دریا کی روانی زور شور کے ساتھ جاری اگر صحیح راہ پر لگا دیا جائے، ٹھیک رستہ اس کے لئے بنا دیا جائے، وہی پانی، زمین کے ایک بڑے خطہ کی سرسبزی کا موجب ہوگا ورنہ وہی دریا کا چڑھاؤ بہت سی آبادیوں کو ڈبوئے اور برباد کرنے والا نظر آئے گا۔

آج کھیتی کی سرسبزی کے لئے نہریں بنانے کی فکر مشینوں کے ذریعہ سے نئے چشمے نکالنے میں انہماک، مگر اس انسانی زندگی کے سرچشمہ کی روانی کو اس بے دردی کے ساتھ برباد ہوتے دیکھ کر بھی کسی شخص کو اتنا خیال تک نہیں آتا کہ اس کی دیکھ بھال کی جائے۔

محکمہ حفظان صحت، طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کو مارنے اور چیچک کا ٹیکہ لگانے میں اس درجہ سرگرم کار کہ ہر ہر میونسپلٹی اس پر لاکھوں روپیہ صرف کرنے کو تیار، ہر ہر حکومت کے پاس اس شعبہ میں کام کا انبار، مگر کیا کسی میونسپلٹی اور حکومت نے اس طرف بھی توجہ کی، کہ اس مادہ مخصوص کی بربادی اور اس کے بے جا استعمال کے سبب جو زبردست خرابی قوموں اور نسلوں کی غارت گری کر رہی ہے اس

کے انسداد کے لئے بھی کوئی صورت اختیار کی جائے، آج کتنے ناپاک متعدی[1] امراض ہیں جو اسی مادہ کے غلط استعمال کے سبب ملکوں کو تباہ کر رہے ہیں اور انسانی نسل کو زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں. مگر حکومت کے مشیر اس طرف سے غافل، اور رہبران ملت اس کام کے لئے کاہل، پہلو میں دل اور دل میں سچا درد ملی رکھنے والا انسان، قوم و ملک کے نوجوانوں کی اس بربادی کو دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے۔ اس تالیف میں آپ کو وہی خون کے قطرے ملیں گے اور نوجوانوں کی خدمت کے لئے یہ پہلا قدم اٹھاتا ہے جس کے اثرات ان صفحات پر آپ کی نظر کے سامنے نظر آئیں گے. یہ کوک شاستر نہیں ہے، جو استعمال مادہ مخصوص کے لئے مختلف آسن بتائے، قرابادین یا بہشتی زیور کا گیارھواں حصہ نہیں جو مقوی و مغلظ و ممسک نسخے سکھائے۔ اشتہار بازوں کا اشتہار نہیں جو "مردہ زندہ ہو گیا" کی سرخی دکھاتے ہوئے حبوب و معاجین کی چاشنی چکھائے، بلکہ ایک درد بھرے دل کا محبت بھرا پیغام ہے، نوجوانانِ ملت کے نام۔

کاش مالک عالم لفظوں میں اثر دے، طرز بیان کو شستہ و پاکیزہ رکھے جو دل میں گھر کرنے والا، بھولے ہوؤں کو رستہ بتانے والا اور بھٹکنے والوں کو صحیح راہ پر لگانے والا ثابت ہو۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ اُنیب

محمد عبد العلیم الصدیقی القادری میرٹھی

---

[1] متعدی امراض، وہ بیماریاں جو ایک سے دوسرے کو لگتی ہیں۔ ۱۲

"شباب یا جوانی"

انسانی زندگی کے تین دور ہیں۔ ابتدائی زمانہ کو بچپن، انتہائی عمر کو بڑھاپا اور ان دونوں زمانوں کی درمیانی مدت کو "جوانی یا شباب" کہتے ہیں ہم جس وقت کی یاد ناظرین کے دل و دماغ میں تازہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس شباب کے آغاز، یا جوانی کی ابتدا، انسانی زندگی کی بہار کا سماں ہے۔

درخت کا بیج، زمین میں پہنچا، زمین کی اُگانے والی قوت پودا نکال کر مضبوط بنا رہی ہے، رحمت کے پانی چھینٹے، نسیم بہار کے جھونکے، سرسبزی و شادابی کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں، یہاں تک کہ وہی چھوٹا سا پودا، پھل پھول سے آراستہ ہو کر اپنے دلربایانہ مستانہ انداز میں جھوم جھوم کر ایک عالم کو اپنی اداؤں کا متوالا بناتا، اور اپنے پھولوں پھلوں کی عام دعوت دنیا کو پہنچاتا ہے۔ انسانی زندگی کا بیج بھی مقررہ قاعدہ کے مطابق اس ہر زمین میں پہنچ کر جہاں اس کی آبیاری[1] کے لئے قدرت نے ہر قسم کا سامان بہم پہنچا رکھا ہے، نو مہینے کے بعد ایک نرم و نازک موہنی صورت لئے جلوہ آرائے عالم[2] ہوتا ہے، دودھ کی نہریں جو قدرت نے اسی کی

---

[1] پانی دینا، (پالنا پوسنا) [2] جہان کو سجانے والا۔ ۱۲

خاطر جاری فرمائیں، اس کے غذا پہنچانے کا کام انجام دے رہی ہیں، پھر طرح طرح کی غذائیں اس کی تربیت کا فرض بجا لا رہی ہیں۔

علم طب کے مطابق بدن کے جوڑ جوڑ کا حال دیکھنے والے مطالعہ کرتے ہیں کہ غذائیں معدہ میں پہنچتی ہیں، معدہ کی گرمی ان کو دوبارہ پکاتی اور قسم قسم کے کھانوں کو ایک جان بناتی ہے۔ قدرت کی چھلنی نے تیار کئے ہوئے دلیے کو اچھی طرح چھانا، تلچھٹ یا فضلہ باہر پھینکا گیا۔ اصل غذائی مادہ جگر میں پہنچا، وہاں جگر کی مشینری نے دوبارہ اپنا کام شروع کیا۔ اور جگر کی ہانڈی میں اچھی طرح پک کر چار قسم کے خلط تیار ہوئے، زرد زرد پتلا پانی صفرا کہلاتا ہے، سپید لیس دار رطوبت بلغم کہی جاتی، اور بالکل نیچے چل جانے والا مادہ سودا کہا جاتا ہے۔ لیکن اس پورے غذائی مادہ کا اصلی جوہر سرخ رنگ لئے ہوئے خون بن کر قلب میں پہنچا، پھیپھڑے سے آنے جانے والی ہواؤں نے اسے شفاف بنایا، رگوں کی نہروں اور نالیوں نے تمام بدن کے جوڑ جوڑ بال بال تک اس جوہر کو پہنچایا، بدن کے ہر حصہ نے اس سے غذا پائی اور بکھر و رجان میں اسی خون کے ذریعہ طاقت آئی۔ بدن کی تربیت کے لئے جس قدر خون کی حاجت تھی خرچ میں آتا رہا اور انسانی پودا اسی خون کے ذریعہ نشو و نما[1] پاتا رہا، جب بدن کا بناؤ ایک اوسط درجہ میں آیا، جو خون کی فربہی[2] کی خدمت سے بچا، انسان کے بدن میں ٹھہرا

---

[1] بڑھنا، ترقی کرنا [2] موٹاپا، موٹا ہونا

اب ذرا غور کرو کہ یہ خون، تمام غذاؤں کا بہترین جوہر اپنے اندر رکھتا اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ اور بال بال کی سیر کر لینے کے سبب ہر ہر عضو کی کیفیت کا اثر پیش کرتا ہے

بلا تمثیل دریا کا پانی زمین کے جس حصہ سے گزرتا ہے اس کے اثرات اپنے ساتھ لیے چلتا ہے، اسی طرح رگوں کی نالیوں اور نہروں میں بہتا ہوا خون جب اپنی ٹھہرنے کی جگہ پہنچا تو اپنے قطرے قطرے میں سارے بدن کے کمالات کا اثر رکھتا ہے، اور اس اثر کی لطافت سے اعضائے رئیسہ دل و دماغ خاص ذوق حاصل کرتے ہیں، اور یہ درج حیوانی اسی ارغوانی امرت سے لذت[1] یاب ہوتی ہے یہی امرت انسانی وجود میں وہ جوش و کیفیت پیدا کرتا ہے جس پر لاکھوں کروڑوں ناپاک بوتلوں کے گندے ناپاک ماٹے قربان، اسی جوہر میں وہ قوت ہے جو تمام عالم کے جواہرات کے خمیروں اور تمام عالم کی بہترین معجونوں میں مل جل کر بھی نصیب نہیں ہو سکتی، اسی جوہر کی طاقت سے آنکھوں میں نور، قلب میں اور بدن میں ہمت، حوصلہ و جرأت، بلکہ یوں سمجھئے کہ تمام وجود کی طاقت وقوت اسی جوہر کی بدولت تم اپنے سینوں پر اپنی پستانوں میں جو سختی جوان ہوتے وقت محسوس کرتے ہو، یہ اسی خون کے جوہر یا جوانی کے مادہ یا شباب کی علامت ہے۔

---

[1] یا کبر کی ان اسکے روح جس پر زندگی کا دارومدار ہے۔ [2] مزہ پانی والی

انسانی عادت و فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ جب کسی شخص میں کوئی کمال پیدا ہوتا ہے فوراً اس کے اظہار و نمائش کے ولولے قلب میں خاص گدگداہٹ پیدا کرتے ہیں، شاعر جب کوئی شعر تصنیف کرتا ہے اس کا دل چاہتا ہے کہ کوئی اہل فن اس کو سُنے، حسین و جمیل چاہتا ہے کہ میرے حسن و جمال کے قدر دان آئیں اور مجھے دیکھیں، مقرر چاہتا ہے کہ میری تقریر سن کر لوگ محظوظ[1] ہوں، اور میں اپنا کمال دکھاؤں، سنار، لوہار، نجار[2] کاتب غرض ہر اہل فن کمال حاصل کرنے کے بعد اپنا کمال دکھانا چاہتا ہے کسی شخص کے پاس دولت آتی ہے، ثروت ملتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اظہار و نمائش کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے، کبھی وہ اس کے اظہار کے لئے عالی شان مکان بناتا ہے، فرنیچر سجاتا ہے، عمدہ پوشاک پہنتا اور دوست و احباب کو بلاتا ہے، بادشاہی ملتی ہے تو شان و شوکت کے اظہار کے لئے بڑے بڑے دربار منعقد کرتا ہے، رؤسا و امراء طلب کئے جاتے ہیں، عجائب و غرائب سامان ہوتے ہیں۔ غرض یہ انسانی فطرتی جذبہ ہے کہ کمال کا اظہار کیا جائے یہی جذبہ اس خاص دولت و مخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے اور خواہ مخواہ دل میں یہ سودا سماتا ہے کہ اس دولت کو صرف کرنے کی لذت اٹھائے۔

بے شک زبان بولنے کے لئے، کان سننے کے لئے، پیر چلنے کے لئے، آنکھیں دیکھنے کے لئے بے چین ہوتے ہیں، اس لئے کہ ان اعضاء کا بھی

---

[1] خوش، [2] بڑھئی

کام اسی طرح اس قوت کے اظہار کے لئے بھی ایک عجیب وغریب انتشار ہوتا ہے اور یہ مادۂ مخصوص اپنے استعمال میں لائے جانے کے لئے بعض اوقات انسان کو مجبور اور بے قرار کر دیتا ہے بلکہ ایسا ازخود رفتہ[1] بنا دیتا ہے کہ اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہو گا۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ

اسی حال سے عبارت، اور "جوانی دیوانی" سے یہی مراد اور مطلب یہ بالکل درست کہ وہ جوہر جب اپنے کمالات دکھانے کی آرزوئیں لئے ہوئے میدان میں آنا چاہتا ہے تو جہاں اس کو موقع نہ دینا اور قدرت کی دی ہوئی اس نعمت کا استعمال میں نہ لانا، صحیح ناشکری اور اس قوت مخصوص پر ظلم کہا جائے گا، وہاں اس کا غلط استعمال فضول ولغو ہی نہیں بلکہ تباہ کرنے والی صورتوں سے ضائع کرنا بھی سخت ترین ظلم ہی سمجھا جائے گا۔

دن رات کی عرق ریزی[2] اور پوری محنت ومشقت کے ساتھ تجارت کے ذریعہ جو دولت ہاتھ آئی یہ ضرور ہے کہ اس کا ضروری کاموں کے لئے بھی صرف میں نہ لانا بخل[3]، اور اخلاقی خرابی سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا بے جا استعمال اور آمدنی سے زیادہ صرف کرنا بھی یقیناً ایک نہ ایک دن دیوالیہ بنا دے گا، عمر بھر لائے گا، کھویا ہوا خزانہ پھر نہ پائے گا

---

[1] بے ہوشی کے جیسا ۱۲ [2] پسینہ بہانا [3] کنجوسی

اور اس وقت کا پچھتانا ہرگز کام نہ آئے گا۔

سمجھداروں کا یہ کام ہے کہ اگر تجارت کو ترقی دینا مقصود ہے تو کم از کم کچھ دنوں نفع کو بھی اصل میں شامل کر دیں اور اس طرح تجارت کے سرمایہ کو ترقی دیں۔

انسانی جواہرات کا یہ انمول خزانہ انسانی جسم کی بیش قیمت کانوں اور زندگی کے سمندر کی گہرائیوں سے نکل کر جسم انسانی کی بعض محفوظ کوٹھڑیوں میں پہنچا ہے اگر چند روز تک اس صندوق میں امانت رہے تو وہ دوبارہ خون میں جذب[1] ہو کر خون کو تقویت[2] دینے والا صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا ہو گا۔ رعب داب حسن و جمال کو بڑھانے والا اور مردوں میں مردانہ عورتوں میں زنانہ خصوصیات کو چار چاند لگانے والا ثابت ہو گا۔ دماغ کی ذکاوت[3] ترقی پائے گی قوت حافظ میں تیزی آئے گی آنکھوں میں سرخی سے کے ڈورے اس مالداری پر دلالت کرنے والے اور ہمت کی بلند پروازی، حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں زیادتی کی علامت ہو گی۔ البتہ اس کے بعد جب یہ سرمایہ کافی مقدار کو پہنچ جائے کہ مالداروں کی فہرست اور اعلیٰ تاجروں کی فرد میں نام کا شمار ہونے لگے اس وقت میدان عمل کی طرف قدم اٹھایئے اور اس بیش قیمت کاڑھی کمائی کو بہترین طریق پر صرف میں لایئے، وہ صحیح طریق استعمال کیا ہے

---

[1] پیوست ہو کر، مل کر [2] قوت [3] تیزی، جلدی سمجھنا ۱۲ القی

آگے چل کر ملاحظہ فرمائیے۔ یہ فیصلہ ہم آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو کتنا مالدار بنائیے اور کم از کم کس حد تک پہنچائیے، بشرطیکہ آپ کے متعلق ہمیں یہ یقین ہو جاتا کہ آپ اس معاملہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آج ایسے مالداروں کی کمی ہی نہیں بلکہ تقریباً بالکل ہیں ہی نہیں، اس لئے مثال اور نمونہ کے لئے پیش کریں تو کیسے؟ اور آپ بھی معیار اور کسوٹی بنائیں تو کیسے؟ بعض پرانے زمانے کے لوگوں نے پچیس برس کی عمر کو ایک اوسط عمر قرار دیا اور یہ بتایا کہ اگر اچھی عمدہ غذائیں کھانے کو ملیں، بے فکری کی زندگی نصیب ہو، تو بیٹوں کو اچھی طرح تربیت دینے اور کافی طاقت ور بنانے کے لئے پچیس برس کی عمر تک اس امانت کی حفاظت کی ضرورت اور استعمال سے بالکل بچنے کی حاجت، لیکن پچیس تو پچیس آج ہمارے نوجوان ہنسیں گے اور مذاق بھی اڑائیں گے، اگر ہم ان سے یہ خواہش بھی کریں کہ کم از کم بیس برس کی عمر تک تو اس کی حفاظت کر لو اور اس انمول دولت کو ابھی ضائع نہ کرو، اس سے بڑے بڑے کام لو، پھر اس کے بہترین نتائج دیکھو۔ اس کے بعد یا [illegible] اس سے پہلے ہی اس کا استعمال کرتے ہو تو تمہاری ابھرتی جوانی کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ اس پر رحم کھاؤ، اسے برباد تو نہ کر دو، ابھی تو یہ کلی کے کھلنے والے دن تو نہیں ورنہ یاد رکھو پچھتاؤ گے اور بری طرح پچھتاؤ گے، تم نے ابھی شاید پورا طور سے سمجھا ہو کہ اس قیمتی خزانہ میں کیا کیا جواہرات موجود ہیں، دیکھو

دیکھو ابھی کیا کچھ بننے والا ہے، یہ ایک بیج ہے جس سے بہت سے پودے

اُگیں گے۔ بہت سے پھل نکلیں گے، بہت سے پھول کھلیں گے، آج
بیج کو ضائع نہ کرنا کہ اسی میں تمہاری آئندہ زندگی کی بہار پوشیدہ ہے۔

انسانی جوڑے

قدرت نے ہر نر کے لئے مادہ، اور ہر مادہ کے لئے نر، پیدا فرما کر بہت
سے جوڑے عالم میں بنائے، اور ہر ایک کے بدن کی مشین پر مختلف پرزوں
اور آلوں کو اس انداز کے ساتھ سجایا، کہ وہ ہر ایک کی فطرت کے مطابق، اس
کی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں، مرد عورت کے لئے عورت مرد کے لئے
عنفوانِ شباب، یا انسانی زندگی کی بہار کے وقت ایسا ہی بے قرار ہے۔ جیسے
پیاسا پانی کے لئے، یا بھوکا کھانے کے واسطے اس لئے کہ مرد کے شباب
کی قدر دان عورت اور فقط عورت ہی بن سکتی ہے اور اسی طرح عورت
کے جواہرات جوانی کی قدردانی مرد اور فقط مرد ہی کر سکتا ہے ایک دوسرے
کے دل کا چین، اور ایک دوسرے کی جان کا آرام، گانے والا بہروں کے
سامنے گاتے کیا نتیجہ، عمدہ سینما کا تماشا اندھوں کو دکھایا جائے تو کیا فائدہ،
اسی طرح اس زندگی کے امرت اور انسانی بیج کو کلر نکمی زمین میں ڈالا
جائے گا تو سخت حماقت اور بدترین جہالت، اس مادہ کی یہ خصوصیت
کہ مرد و عورت کے ملاپ اور ایک دوسرے کے جذبات کے برانگیختہ[1]

---

[1] اُبھرنے۔

ہونے پر رنگ بدلنا شروع کرتا ہے اور نیچے دو عدد ددں میں پہنچ کر سپید یا زرد رنگ اختیار کرتا ہے۔ اب اگر صحیح موسم اور ٹھیک وقت پر ظاہری جسم کے ملنے کے ساتھ، مرد اور عورت کی یہ دولت، مشترک سرمایہ کی صورت اختیار کر لے تو ایک پیاری موہنی صورت، نو ماہ بعد جوانی کے پھل کی شکل میں جلوہ دکھائے۔ یہ قدرت نے فطرت عورت ہی کو عطا فرمائی ہے کہ وہ مرد کی اس امانت کو عنایت کے ساتھ رکھنی، اپنے خون جگر سے اس کو ترقی دیتی اور آخر بڑھا چڑھا کر ایک تیسرے انسان کے پیکر میں ڈھال کر سامنے لاتی ہے، اس لئے مرد کی اس دولت کے خرچ کرنے کی جگہ عورت اور فقط عورت کے پاس، اور عورت کی ابھرتی ہوئی امنگوں اور ولولوں کی قدردانی کرتے ہوئے جام محبت و بادۂ گلفام الفت کے ساتھ اس کو سیراب کرنا مرد ہی کا کام ہے۔

عورت اور مرد کے درمیان قانونی رشتہ کی ضرورت

آپ نے ابھی مطالعہ فرمایا کہ اس انسانی بیج کی حفاظت اور تربیت کی ذمہ داری کا زبردست بوجھ، عورت ہی کے کاندھوں پر ہے۔ یہ مادہ عورت کے پاس پہنچ کر بڑھنا اور پلنا شروع ہوگا۔ نو مہینہ کی مدت اس کی تکمیل کے لئے درکار، اس زمانہ میں عورت فطرتاً اس امر کی محتاج ہوگی کہ کوئی شخص اس

محبت کا پیالہ ۔ سے پورا ہونا۔

کی کفالت کرے[1]، وہ اپنی ضرورت زندگی کی طرف سے گو نہ مطمئن رہے۔ زیادہ وزنی اور بوجھل کام میں مصروف ہو کر اپنی قوت کو نہ گھٹائے، تاکہ وہ مادہ اچھی طرح ترقی کے درجے طے کرتا جائے۔ اس تکمیل کے وہ بچہ پیدا ہو کر بھی دوسرے جانوروں کے بچوں کی طرح فوراً اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں، بلکہ ایک مدت تک اس امر کا محتاج کہ خود اس کی خبر گیری، کھلانے، پلانے، سلانے، اٹھانے بٹھانے کے لیے ذمہ دار ہستیاں موجود رہیں، اس قسم کی زبردست ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا اگرچہ بظاہر آسان نظر آتا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قسم کی خبر گیری کسی دنیوی لالچ اور مالی نفع کے خیال سے اگر کی بھی جائے تو خاطر خواہ نہ ہو گی، اس کے لیے ضرورت ہے بچہ کے ساتھ خلق اور محبت کی، جس کے دل میں بچہ کی محبت کا درد، اس انداز کے ساتھ سمایا ہوا ہو کہ اس کی ذرا سی تکلیف بھی اسے بے چین کر دے، اس کے آرام بغیر اسے آرام نہ آئے، ایسی محبت فطرتاً صرف اسی ذات کو ہو سکتی ہے جس نے نو مہینہ تک اس کی حفاظت کی خدمت انجام دی یعنی اس نونہال کی ماں کہلانے والی خاتون یا چوبیس گھنٹے تک مسلسل ایک معصوم بے زبان کو، دودھ پلانے غذا پہنچانے اور ہر قسم کی خبر گیری کے فرائض بجا لانے کی خدمت انجام دینے والی خاتون جب اپنے سارے کا سارا وقت اسی کام میں صرف کرے جس کی اشد، شدید ضرورت، تو خود

---

[1] خرچ کی ذمہ داری۔

اپنی ضروریات زندگی، اور مصارف خانگی[1] کے انتظام کے لئے کہاں سے وقت نکال سکے گی۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ اس کے خرچ کی ذمہ داری کسی دوسری ذات کے سپرد کی جائے کہ عورت بے فکر ہو کر صرف بچہ کی خدمت بجالائے، ایک بے تعلق آدمی ذمہ داری کیونکر لے سکتا ہے۔ اس ذمہ داری کا بوجھ یقیناً اسی شخص کے سر پہ ہونا چاہیئے۔ جس کی امانت یہ عورت سنبھال رہی ہے۔ پس اس سے پہلے کہ یہ امانت عورت کی تحویل[2] میں آئے ضرورت ہے کسی ایسے مرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جائے جو امانت دینے کے بعد اس کی خدمت کی ذمہ داری اچھی طرح نباہ سکے، اسی تعلق کا نام تعلق ازدواج ہے اور اس قانونی رشتہ کی تکمیل کو نکاح کہتے ہیں۔

نکاح کی صورت اور حقوق مرد عورت

رشتۂ نکاح ایک باقاعدہ باضابطہ ایسا قانونی تعلق ہے کہ مرد عورت کے کھانے پلانے، پہنانے وغیرہ اور آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کے مصارف کا پورے طور پر ذمہ دار۔ عورت اس مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ شریک زندگی بن کر اس کی امانت کی حفاظت اور ہر طرح خدمت کرنے کی مکلف[3] قطع نظر ان فائدوں کے جو ایک

---

[1] گھر کے خرچ [2] ذمہ، حوالہ میں لینا ۱۲ [3] جس پر تکلیف ڈالی گئی۔

مرد کو عورت کی محبت، اور عورت کو مرد کی رفاقت[1] کے سبب جذبات الفت سے لطف اندوز ہونے اور خانگی زندگی میں آرام کی گھڑیاں گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں سب سے بڑی بات جو یہ رشتہ باندھنے میں ہے وہ انسانی نسل کی بقاء و[2] حفاظت کا مسئلہ ہے اس قسم کا قانونی رشتہ نہ ہونے کی صورت میں مرد و عورت کے خلط ملط اور ناجائز تعلقات سے جو برے نتیجے آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی حمل گرانے اور کبھی پورے پورے زندہ سلامت بچوں کی نالیوں میں ڈالے جاتے، کبھی جیتے جاگتے بچوں کو زندہ درگور کرنے، یا گلا گھونٹ دینے کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور انسانی ہمدردی کا ادنیٰ حصہ بھی قلب میں رکھنے والا معمولی تامل سے معلوم کر سکتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالمانہ کام اور کیا ہوگا کہ ننھی ننھی معصوم بے زبان جانوں کو اس طرح ہلاک اور تباہ کیا جائے۔

دنیا کی ہر قوم نے خواہ وہ مہذب کہی جائے یا غیر مہذب، انسانی نسل کے بقاء و تحفظ کے لئے اس رشتہ کو ہر زمانہ میں ضروری سمجھا، اور اپنے اپنے خیال کے مطابق اس رسم کے ادا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی طریقہ مقرر کیا۔ ہندوستان میں ہندو پنڈت صاحب کو بلا کر کنگنا باندھ کر عورت مرد کے دامن میں گرہ دے کر اس تعلق کو مضبوط کریں۔ یا برہما کے بدھ مت پر چلنے والے عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے ہی کو اس تعلق کی مضبوطی

---

[1] ساتھ، [2] باقی رکھنا۔ ۱۲

کا طریقہ جانیں۔ یوربین عیسائی اقوام گرجا میں جاکر اس رسم کو ادا کریں بہرصورت نتیجہ ایک ہی ہے کہ عورت مرد کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کی امانت خاص کی امین بن جاتی ہے

وہ مہذب دین جو انسانی زندگی کے ہر ہر شعبہ کے متعلق مکمل قانون پیش کرتا ہے۔ اس باب میں بھی ایسا جامع قانون سامنے لاتا ہے جس میں ایک ایک جزئیہ موجود ہے۔ قرآن عظیم کو دیکھئے، سب سے پہلے بتایا جاتا ہے۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ ط	عورتوں میں سے جو تم کو بھلے اس سے نکاح کرو۔

پھر تاکید کی جاتی ہے، حدیث میں آتا ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ	نکاح میری سنت ہے جس کسی نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔

پھر فرماتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تَنَاكَحُوْا تَنَاسَلُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ۔	نکاح کرو، نسل کو بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب اور امتوں پر فخر کروں گا۔

پھر ایک مقام پر تو یہاں تک فرما دیتے ہیں۔

اَلنِّكَاحُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ	نکاح آدھا ایمان ہے

اسی مضمون کو ایک جگہ یوں ادا فرماتے ہیں:۔

اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَاسْتَكْمَلَ	بندہ جب اپنا جوڑا منتخب کرلیتا ہے
نِصْفُ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي	تو آدھا دین مکمل ہوجاتا ہے اب باقی
النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔	آدھے کے لئے اللہ سے ڈرے۔

نکاح کو آدھا ایمان اور نصف دین بتاکر یہ جتایا جارہا ہے کہ جب تک انسان اس قانونی بندش میں اپنے آپ کو مقیّد نہ کرے گا قوت شہوانیہ[1] کے جوش یا جنون جوانی اور اس آزادی کے زمانہ میں دیوانہ بن کر خدا جانے کیا کچھ کر بیٹھے، اور اس دولت بے بہا[2] کو کس طرح برباد کر ڈالے جب بیوی پاس ہوگئی تو اس قسم کے خیال آتے ہی اس کی روک تھام کا سامان بیوی مہیّا کردے گی، اسی لئے فرمایا گیا اور کتنا پاکیزہ نسخہ بتایا گیا۔

اَيُّمَا رَجُلٍ رَاٰى امْرَأَةً فَلْيَقُمْ	جب کسی آدمی کو کوئی عورت بھائے
اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلُ الَّذِيْ	(یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھ کر خاص
مَعَهَا	خیال اس کے دل میں آئے) تو اسے

چاہیئے کہ فوراً اپنی بیوی کے پاس جائے، کیونکہ اس کے پاس وہی سامان موجود ہے جو اس اجنبی عورت کے پاس ہے۔

اسی کا عکس عورتوں کے لئے سمجھ لیا جائے، کہ ان کے دل میں جب کبھی کوئی خیال پیدا ہو، فوراً اپنے مرد کے پاس جائیں کہ اس کے قلب کا سامان اس کے پاس موجود، اگر اس خزانہ کو جو مرد عورت کے پاس ہے۔ مرد نے اجنبی غیر کی زمین میں ڈالا، یا عورت نے اجنبی اور غیر مرد کے چشمہ سے سیرابی حاصل کی تو ادھر وہ دانہ دوسرے کی ملک میں پہنچ کر تمہارے ہاتھوں سے گیا۔

[1] جوانی کی خاص خواہش [2] بڑی قیمتی۔ ۱۲

دوسرا اسے سنبھالے یا نہ سنبھالے تم سے کیا گزرا ہوا۔ اُدھر اگر عورت
نے بھی غلطی کی تو آئندہ یا سخت پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کو تیار رہے، یا
اس زبردست دولت کو برباد کرڈالے اور قتل کا گناہ اپنے سر لے، بہرصورت
دونوں شکلوں میں نقصان ہی نقصان، نظر براں دُنیا و آخرت دونوں حیثیت
سے بھلائی و خیریت اسی میں ہے کہ بیج اپنی مملوکہ زمین میں بویا جائے، اور
زمین کی آبیاری اپنے ذاتی کنوئیں سے کی جائے۔ آج تمہاری پنچایتوں اور
جماعتوں نے ممکن ہے کہ اس مبارک رسم کو پورا کرنے کے لئے سخت پابندیاں
لگادی ہوں یا تمہاری برادری کے رسم ورواج نے تمہیں مشکلوں میں پھنسا دیا
ہو، مثلاً سیلون کے سیلونی غیر مسلم و مسلم دونوں کی نوجوان لڑکیاں صبر کئے ہوئے
اپنے ان مظالم بزرگوں کو بددعا دیتی ہوں جنھوں نے یہ قید لگا رکھی ہو کہ جب تک
لڑکی اپنے ساتھ ہزاروں لاکھوں کا جہیز نہ لے جائے، کوئی مرد اسے منہ نہ لگائے
یا ہندوستان کے بعض گھرانوں میں یہ پابندیاں ہوں کہ جب تک مہر کی
کثیر رقم اور جہیز کا بیش قیمت سامان برادری کے کھانے اور فضول ڈھول
باجے کے خرچ کے لئے روپیہ نہ ہو جائے اس وقت تک نکاح کی رسم
پوری نہ ہونے پائے۔ اسلام کا مبارک مذہب اس زبردست بات کی
رعایت رکھتے ہوئے کہ بغیر قانونی رشتہ ہوئے مرد و عورت دونوں کے لئے
ہلاکت، نہایت آسان قانون بناتا، اور مرد و عورت دونوں کو کامل آزادی دیتے
ہوئے یہ بتاتا ہے کہ :-

اَلنِّکَاحُ عَقْدٌ مَوْضُوْعٌ لِمِلْکِ "نکاح تو ایک قانونی معاہدہ ہے جو

اَلْمُتْعَةِ اَیْ حَلِّ اِسْتِمْتَاعِ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ وَهُوَ یَنْعَقِدُ بِاِیْجَابٍ وَّقَبُوْلٍ وَّ شَرْطُ سَمَاعِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَفْظَ الْاٰخَرِ وَحُضُوْرُ حُرَّیْنِ اَوْ حُرٍّ وَّحُرَّتَیْنِ مُکَلَّفِیْنَ مُسْلِمِیْنَ سَامِعِیْنَ مَعًا لَفْظَهُمَا۔

بہت آسانی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے، ایک طرف سے ایجاب ہو، دوسری طرف سے قبول، دونوں ایک دوسرے کے الفاظ سن لیں (خواہ بلا واسطہ یا بالواسطہ اور جس طرح ہر دنیوی معاملہ کے لئے گواہوں کی ضرورت، اسی طرح اس معاہدہ کی تکمیل کے لئے بھی صرف اس قدر درکار کہ ۲ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اس پر گواہ ہو جائیں، مگر وہ گواہ آزاد ہوں، بالغ ہوں، مسلمان ہوں اور دونوں فریق کے ایجاب و قبول کے ۲ دو بول سن لیں۔

مرد و عورت نکاح کے لئے راضی، تو حاجت رجسٹریشن نہ ضرورت قاضی عورت مرد سے بواسطہ وکیل کہے "میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا۔" مرد کہے "میں نے قبول کیا۔" دو گواہ ان کلمات کو سن لیں یہ لیجیے نکاح ہو گیا۔ اب خوب ایک دوسرے سے لطف صحبت اٹھائیں، نہ کوئی قانون اسے ناجائز بتائے، نہ دنیا کے تمدن میں اس سے کوئی فرق آئے، انہی دو بول کے سبب مرد نے تمام ذمہ داریوں کو قبول کر لیا اور اب عورت اس مرد کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر چکی، کہ دوسرے مرد کو اس سے اس قسم کا فائدہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں رہا۔ جس کے لئے اس

نے اپنے آپ کو اس مرد کے سامنے پیش کر دیا۔

اس مرد کے ذمہ ہے کہ اس کو پکا پکایا کھانا[1] کھلائے، سلا سلایا کپڑا پہنائے، بچہ پیدا ہو تو اس کے مصارف کا بار اٹھائے۔ عورت کا کام ہے کہ مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ اور اپنی محبت بھری دل لبھانے والی باتوں سے مرد کو ایسا رجھائے کہ وہ دوسری طرف مائل ہی نہ ہونے پائے، اسی پر عالم کے تمدن کا دار و مدار ایسا نہ ہو تو اولاد کا پلنا بڑھنا اور دنیا کا ترقی کرنا دشوار۔

تقسیم کار اقتصادیات[2] و تمدن و معاشرت کا پہلا اصول اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ تعجب کا مقام ہے کہ پیشہ و حرفہ تجارت و زراعت، غرض دنیوی زندگی کے ہر شعبہ میں تو تقسیم کی رعایت، لیکن وہ زندگی جس کے ساتھ انسان کو دن رات کے چوبیس گھنٹے گہرا تعلق اس اصول سے الگ کر دی جائے مرد عورت کی "مساوات و برابری" کے صحیح الفاظ کو یہ غلط جامہ پہنایا جائے کہ ایک دوسرے کے فرائض و اختیارات میں فرق نہ رکھا جائے۔ سخت بے سمجھی اور غلطی ہی کہی جائے گی، بیشک مرد و عورت میں مساوات ہے، اس طرح کہ نہ مرد، عورت پر زیادتی کرنے پائے۔ نہ عورت مرد کے حقوق میں خلل لائے۔ نہ اس طرح کہ مرد عورت بنے، اور

---

[1] اگر ماں باپ کے گھر سینے پکانے کا کام ملازمہ کرتی تھی تو مرد کے ذمہ بھی یہی لازم اور اگر عورت کے ماں باپ کے گھر بھی ملازمہ نہ تھی تو شوہر کے یہاں بھی عورت خود پکائے اور سی کر پہنے۔ [2] مالی معاملات؛

عورت مرد بن جائے، عورتیں بقاد تحفظ نسل انسانی کی، اس اہم خدمت کو چھوڑ کر پارلیمنٹ و میونسپل بورڈ و لوکل گورنمنٹ کے اسٹیج پر آئیں اور مرد زنانہ لباس زیب تن فرما کر گھر میں بیٹھ کر بچوں کی پرورش اور امور خانہ داری کی نگہداشت فرمائیں۔ اگر جنگ کے وقت یہ کسی طرح جائز رکھا جائے کہ دفتر کے کلرک، مدارس کے مدرس، کالج کے پروفیسر، مالیات کے افسر تو میدانِ جنگ میں توپ و تفنگ چلانے کی خدمت پر بھیج دیے جائیں، اور دن رات کے مشاق[1] نبرد آزما[2] فوجی سپاہی قلم و دوات سنبھال کر دفاتر و مدارس میں بٹھا دیے جائیں۔ تو یہ بھی جائز ہو سکتا ہے کہ مرد و عورت کے فرائض بھی بدل جائیں، ورنہ یہ ممکن ہے کہ عورتیں بال کاٹ کر مردوں کی سی صورت بنائیں۔

مرد، داڑھی مونچھوں کو صاف کر کے مانگ پٹی میں مصروف ہو کر عورتوں کی شباہت پیدا کریں۔ عورتیں اعلیٰ قابلیت تقریر و تحریر پیدا کر کے میدان عمل میں آئیں، اور مرد خانہ داری کی خدمت بجا لائیں۔ لیکن یہ کیونکر ممکن ہے کہ مرد و عورت اپنی ان اعضاء و جوارح کی شکلوں اور صورتوں کو بدل دیں، جن کے سبب ان دونوں میں قدرت نے امتیاز پیدا کیا اور اعضاء کی مناسبت سے ہر ایک کو ہمت و حوصلہ دیا۔ عورتیں اپنے ان فرائض کی طرف سے بے توجہی۔ مردوں کی اس اخلاقی خرابی کی بڑی حد تک ذمہ دار ہیں، جس کے سبب دنیا میں بالعموم اور یورپ میں علی الخصوص تخم انسانی[3] کی بربادی ہوتی جاتی ہے۔

---

[1] مشق کیے ہوئے۔ [2] لڑائی کا تجربہ رکھنے والے [3] انسانی نسل کا بیج

مرد عورت کا ملاپ

یعنی

مقاربت کا فطری و شرعی طریقہ

عورت اور مرد کے اعضاء کی ساخت ہی ہر ایک کے فرائض کی صورت سامنے لاتی ہے، چنانچہ قرآنِ کریم نے اپنے حکیمانہ انداز بیان میں جہاں اس مقدمہ کے دوسرے شعبوں پر مکمل ہدایت نامہ پیش کیا، وہاں عورت مرد کے ملنے کا طریق بھی بتا دیا۔

نِسَاءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ۔

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو استعمال میں لاؤ اپنے واسطے آگے کی تدبیر کرو۔ یعنی وہ طریقہ استعمال کرو جس میں آئندہ نسل بڑھے"

غیر فطرتی طریقہ اختیار نہ کرو، ورنہ تخم حیات برباد ہو جائے گا بیج تربیت کے لئے مقام ہی نہ پائے گا اور کوئی حظ و لطف بھی نہ آئے گا۔

عیاش عیش پرستی کے لئے نئے نئے طرز ایجاد کریں، نت نئی ادائیں اس میل ملاپ کے لئے نکالیں۔ مگر عورت کی صحت مرد کی عافیت اور تخم حیات کی خیریت و سلامتی کی صورت یہی اور فقط یہی ہے حدیث میں

صاف صاف بتادیا کہ :۔

لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِھِنَّ — "عورتوں کے ساتھ ان کی پیچھے کی شرم گاہ کی طرف نہ ملو۔"

پھر تاکید و تہدید فرمائی کہ :۔

ملعونٌ مَنْ اَتَی اِمْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا۔ — "وہ شخص جو اپنے پیچھے کے مقام سے ملتا ہے ملعون ہے۔"

اس لئے کہ اس طرح تخم حیات برباد جائے گا، اور جانبین کی صحت میں بھی خلل آئے گا، جس طرح معمولی میل ملاقات میں سادگی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار، جو ذوق و کیفیت پیدا کرتا ہے، بناوٹی اور مصنوعی کیفیات میں وہ مزا نہیں آتا، اسی طرح اس ملنے کی بھی سادگی کے طریق کو ملحوظ رکھنے میں خاص سرور[1] مگر یہ سادگی، جانوروں کی سی بے تمیزی نہ ہو، اسی لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ کہ "اچھی طرح کھیلو، کودو، ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ جب جذبات انتہائی برانگیختی کی حد کو پہنچیں تب لطف صحبت اٹھاؤ۔

کاشت کے لئے ایک زمانہ مقرر، تخم ریزی کے لئے وقت معلوم، اگر بے وقت بیج زمین میں ڈالا جائے، ادھر محنت برباد جائے۔ اس گھر کی پونجی

---

[1] مزا اور خوشی۔

بھی اکارت جائے، اس لئے فرمایا گیا :-

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ

ایامِ ماہانہ کے وقت عورتوں سے الگ رہو ان سے جس طرح ملا کرتے ہیں ایسے نہ ملو) یہاں تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں جب پاک ہو جائیں، تو جس طرح خدا نے ملنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح ملو۔"

عورتوں کے پاک ہونے کے بعد ملنے کا خاص وقت ہے۔ اس وقت مقاربت وصحبت نتیجہ خیز[1] ہو گی۔ اطبا کی تحقیق بھی اس باب میں یہی۔ بعض نے تین دن بتائے، بعض نے کچھ اور بڑھائے۔ الغرض پاکی کا زمانہ تخم ریزی[2] کا وقت ہے، اور ناپاکی کے دنوں میں علیحدگی ضروری مگر ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ گندگی ایسی گندگی اور یہ ناپاکی ایسی ناپاکی نہیں جس میں چھوت چھات شروع کر دی جائے اور ایک صاف ستھری پاکیزہ عورت کو ایسا ناپاک سمجھ لیا جائے، کہ کوئی اس کے ہاتھ کی چیز بھی نہ کھائے اس کو اپنے ساتھ کھانا بھی نہ کھلائے، نہیں نہیں وہ اس آزار میں مبتلا ہے تو نماز نہ پڑھے، قرآنِ عظیم کو ہاتھ نہ لگائے، اور مرد اس زمانہ میں قربت نہ کرے لطفِ صحبت نہ اٹھائے، باقی ساتھ کھلائے پلائے، بلکہ پاس لیٹے ایک چادر میں سلائے تو بھی مضائقہ نہیں۔ صرف اس بات کا

---

[1] نتیجہ دکھلانے والی۔ [2] بیج ڈالنے۔

خیال رہے کہ بے قابو نہ ہو جائے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے اس میں نہ پھنس جائے۔

رَجُلٌ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یحل مَنْ امرأتی حائض فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تشد علیھا ازارھا شایا علاھا

"کسی شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجھے کس طرح ملنا جائز۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے آزار کو مضبوطی سے بندھا رہنے دو، اور بالائی حصہ سے لطف اٹھاؤ"

یہی حکم اس وقت جب، کہ زچگی کی کلفت، اور نفاس کے سبب عورت میں قربت کی طاقت و اہلیت نہ ہو۔ حیض و نفاس کی حالت میں قربت سے نہ صرف یہ کہ تخم انسانی بے کار جائے گا، اس لئے کہ یہ وقت تخم ریزی کا نہیں بلکہ جانبین کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ، جو خون ان اوقات میں باہر نکل رہا ہے۔ اپنے اندر ایک خاص زہریلا مادّہ رکھتا ہے، اسی لئے قدرت اس کو باہر نکال رہی ہے، اگر اس زمانہ میں قربت کی جائے گی، وہ زہریلا مادہ مرد میں اپنا اثر کرتے ہوئے اس کو گرمی اور خون کی خرابی کے دردناک ناپاک امراض میں گرفتار کر دے گا۔ ادھر عورت کو اس زمانہ میں کھال کے نازک ہو جانے کے سبب قربت سے تکلیف بھی ہوگی اور اس وقت کی حرکتوں کے سبب اگر یہ زہریلا خون کچھ رک گیا تو اس کے کیڑے بدن میں پھیل کر سخت ترین امراض پیدا کر دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جسمانی طب اور اخلاقی

وروحانی طب دونوں اصولوں میں اس کی ممانعت کر دی گئی۔

غیر قانونی صورت
"زنا"

جب قانونی رشتہ کے ہوتے ہوئے بھی حالت حیض ونفاس میں مقاربت شرعی و طبّی دونوں اصولوں سے ناجائز قرار پائی۔ اس لئے نفاس میں تخم انسانی کی بربادی ہے تو ذرا غور کرو کہ جہاں قانونی رشتہ ہی نہ ہو یا دوسرے کسی شخص کے ساتھ قانونی رشتہ میں ہوئی ہے یا ابھی آزاد ہے کسی سے نکاح نہیں ہوا، اور اس تخم انسانی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتی تو اس انمول امرت کا ایسی زمین پر ڈالنا اور برباد کرنا کس قدر شدید ظلم ہے اگر عورت کسی مرد کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے، تو ایسی حالت میں کسی اجنبی نے اس کے قربت کی، دوسرے کی زمین میں اپنا بیج ڈالا، اس کے ہاتھوں سے تو گیا، برباد ہوا۔ اگر اس عورت کا جائز قانونی شوہر اس پر اطلاع پادے تو انسانی شرافت، حیا اور غیرت اس کو ہرگز اجازت نہ دے گی کہ وہ پھر اس عورت کو منہ لگائے۔ اس طرح ایک طرف یہ اجنبی غاصب بنا، دوسرے کی ملک میں خلل انداز ہوا۔ دوسری طرف وہ عورت بھی نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی ہوئی۔ اس خانہ کی بربادی ہر صورت ہو ہی گئی۔ اور اگر بالفرض وہ جائز شوہر ایسا بے حیا و دیوث ہے کہ اس کو ناگوار نہ جلنے

(بائیولوگ کے مسئلہ کو صحیح ماننے جس کو کوئی شریف الطبع انسانیت کا جوہر رکھنے والا کبھی جائز نہیں رکھ سکتا) یا بالفرض اسے اس خباثت کی خبر ہی نہ ہو، اور عورت کی عیاری وچالاکی، اس راز کو چھپائے تو کیا اس اجنبی کی غیرت اس کو گوارا کرتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی جائز بیوی کے ساتھ ایسا برا کام کرے اگر گوارا نہیں کر سکتا اور کوئی غیرت والا شریف آدمی ہرگز گوارا نہ کرے گا ع

ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند

جو بات تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے۔ اگر آج تم ایک عمل کو اپنے لئے جائز سمجھ رہے ہو تو تیار ہو جاؤ کہ کل دوسرے تمہارے مقابلہ میں بھی اس کو جائز سمجھیں۔ اگر کوئی زمانہ ایسا نازک و تاریک بھی آجائے کہ جانبین سے یہ خیالات غیرت و حمیت ہی مٹ جائے تو وہ انسانی نسل کی تباہی و بربادی کا انتہائی وقت ہو گا۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ اب رہی وہ شکل کہ عورت کسی جائز رشتہ میں منسلک نہیں اگر پاک دامن ہے، عفیفہ ہے، یا باعصمت ہے، اور آج ہی کوئی مرد اس کی عزت وعصمت وعفت کو اپنی سیاہ کاری سے برباد کر رہا ہے یا وہ خود جوانی کے جنون میں گرفتار ہو کر اس زشت کاری کا شکار ہو رہی ہے تو ے

ہوشیار آدمی کو لازم ہے کام کا پہلے سوچ لے انجام

اگر یہ بیج اپنے مقام پر پہنچ کر جم گیا، پودا اُگا، پھل نکلا تو کیا یہ عورت اپنی اس بے بسی کی حالت میں اس کی تربیت کی ذمہ داری لے سکتی ہے؟ اور کیا

اس نمونہ کے ساتھ ہوتے پھر کسی شریف و باحمیت مرد سے جائز تعلق پیدا کرنے کے لئے ستمز رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا یہ اس کو ضائع کرے گی؟ اور ایک خون ایک قتل کی مرتکب بنے گی، یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ نالیوں میں پڑے جیتے جاگتے بچے کراہ کراہ کر پکار رہے ہیں کہ ہم ظالم مرد وعورت کے ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ماں کی درد بھری آہیں سخت سے سخت کلیجہ کو بھی تڑپا دیتی ہیں۔

آہ۔ وہ گوشت کا ٹکڑا جو ابھی کچا پکا گرایا گیا اگرچہ ابھی بے زبان ہے اس کی ہائے کی آواز بھی نہیں سنائی دیتی، مگر ان قاتل، ظالم مرد، عورت پر لعنت کر رہا ہے جنہوں نے اس پر آفت ڈھائی۔

مقننین سے دو باتیں

قانون دعوی کرتا ہے، دنیا میں امن وامان قائم کرنے، ظلم کو روکنے قتل وغارت کو مٹانے کا، لیکن کیا کوئی مقنن ہمیں بتائے گا کہ اس بے زبان پر جنہوں نے ظلم کیا ان سے بھی کوئی مواخذہ کیا گیا؟ اگر کوئی ڈاکو کسی آدمی کو مار ڈالے تو خواہ اس مقتول کا کوئی عزیز وقریب قصاص کا طلب گار ہو یا نہ ہو پولیس تحقیقات کرے گی، قاتل کا پتہ چلائے گی اور جج اپنی خونی سرخ پوشاک پہن کر عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر قاتل کو پھانسی کا حکم سنائے گا۔ لیکن دن دہاڑے ان ننھی ننھی جانوں پر ظلم کا پہاڑ توڑا جا رہا ہے اور خرمن

انسانیت پر ڈاکہ زنی کی جا رہی ہے، کوئی ہے؟ جو ان مظلوموں کی داد سنے اور کوئی ہے؟ جو اس ظلم کے انسداد کے لئے کمر ہمت باندھے۔ یہ مانا کہ بچہ کا گرانا اگر ثابت ہو جائے تو ایسا کرنے والی کو بعض عدالتوں سے سزا تجویز کی جاتی ہے۔ لیکن اس سے اصل مرض کا علاج نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ نفس فعل زنا کو جرم نہ قرار دیا جائے۔ وہ حکیم مطلق جس کو اپنی مخلوق کے آرام و آسائش، اور اس کے امن و امان کا پورا دھیان، اس ظلم کے انسداد کے لئے قانونی دفعہ وضع فرماتا ہے اور اس ظلم کو ایک شدید جرم قرار دیتا ہے۔

زنا کی حد اور اس کا فلسفہ

دنیا کی تمام مہذب ہی نہیں غیر مہذب قوموں میں بھی انسان کا قتل کرنا اور اس کی جان لینا ایک اشد شدید جرم قرار دیا جاتا ہے۔ اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی، قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی۔ اس قتل میں بچہ، جوان، بوڑھا، عورت مرد سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ قاتل حقیقتاً سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لے کر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے۔ بس جب قتل میں بوڑھا، بچہ، سب برابر نو دن کا بچہ، بلکہ ابھی ابھی دنیا کے پردہ پر قدم رکھنے والا بچہ بلکہ رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نونہال، بلکہ صلب پدر کی خوشنما کیاریوں میں اچھلنے کودنے والا وہ مادہ جو کل کو انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین قابل دماغ لے کر جج کی کرسی پر بیٹھنے والا ہو سکتا ہو، اس کو خاک میں ملانے والا، اس کو برباد کرنے

والا، اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا، اس کو زمین میں دفن کرنے والا یا بربادی کے لئے جنگل اور نالیوں میں ڈالنے والا، کس اصول کے مطابق مجرم قتل قرار نہ دیا جائے؟ اور کیوں نہ وہی سزا پائے جو ایک مجرم قتل کو دی جاتی ہے؟ اگر ایک آدمی نے قتل کیا تو وہ ایک مجرم اگر دو نے اس کو مل کر انجام دیا تو وہ دونوں مجرم و ملزم، پس وہ عورت و مرد جو اس انمول امرت کو پانی کے مول بہا کر ضائع یا اپنے نفسانی ذوق کے لئے تھوڑی دیر مزا اڑانے کی خاطر ایک انسانی جان کا اس طرح خون کر رہے ہیں، کیوں اس جرم سے بری سمجھے جائیں؟ اور یہ کہاں کا انصاف اور کون سا عدل ہے کہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دی جائے بلکہ یہ جرم جرم ہی قرار نہ پائے؟

سیوا جی نے اگر قتل و غارت گری کو اختیار کیا تو وہ ظالم کہا گیا۔ پنڈھاریوں نے اگر قتل و غارت گری کو پیشہ بنایا تو ان کے استیصال کی تدابیر عمل میں لائی گئیں، مگر وہ بدکار عورتوں کا جتھا جو دن رات انسانیت کے خرمن پر بجلیاں گرا رہا ہے اور بازاروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں نونہالانِ نسل انسانیت کو بھی غارت گری میں شریک کرتے ہوئے، قوموں اور ملکوں کی آئندہ نسلوں کو برباد کر رہا ہے۔ یونہی شتر بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے اور ان پر کوئی جرم نہ لگنے پائے۔ یہ کون سا انصاف ہے؟ قانون فطرت عدل پر مبنی ہے اس میں ظلم نہیں۔

"زنا کے لئے اسلامی قانون"

آج دنیا اپنی نفس پرستی کے لئے اندھی ہو جائے، لیکن وہ خدائے قدوس

جس کو اپنے بنائے ہوئے کی قدر و قیمت خود معلوم، اس غیر قانونی صورت سے انسانی جان تلف کرنے والے، مرد عورت دونوں پر قرار داد جرم لگاتا اور وہی سزا ان کے لئے مقرر فرماتا ہے جس کو قاتل نفس کے لئے مقرر فرمایا ہے اور تمام عالم کے مقننین نے بھی اپنے قوانین میں اس کو داخل تو کیا مگر صرف قاتل نفس کے لئے نہ زنا کے لئے، یعنی جان کے بدلے جان، قتل کے بدلے میں قتل، اس قانون مقدس کی دفعہ ملاحظہ ہو:۔

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِہِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ

(قرآن)

"زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنے والی عورت ہر ایک کے سو سو دُرّہ مارو۔ اپھڑے کے دُرّہ وہ سو اور سختی کے ساتھ مارے جائیں کہ اخبردار دیکھو ان پر شفقت درافت نہ کرنا یہ اللہ کا حکم ہے" اور وہ ناپاک اس قابل نہیں کہ ان پر شفقت کی جائے۔

یہ دُرّہ کی سزا بھی اس وقت ہے جب کنوارے ہوں۔ قانونی جائز جوڑا اب تک ملا ہی نہ ہو، اگر جوڑا ہوتے ہوئے پھر بھی ایسی نازیبا حرکت کی ہے تو چمڑے کا دُرّہ نہیں اس کی سزا پتھر ہے، نظیر ملاحظہ ہو:۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی عنک؟ وما بلغک عنی

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے فرمایا "کیا یہ سچ ہے جو مجھے تمہارے متعلق یہ خبر پہنچی ہے۔ عرض کیا کہ حضور

قال بلغنی انک قد وقعت علیٰ جاریۃ اٰل فلان نشھد اربع شھادات تلموبہ (حدیث)

ترجمہ: میرے متعلق کیا معلوم ہوا؟ سرکار نے فرمایا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم فلاں خاندان کی چھوکری کے ساتھ ملے اس پر چار گواہیاں لی گئی اور بالآخران کو رجم کیا گیا (یعنی بیچ میں کھڑا کرکے چاروں سے پتھر مارے گئے یہاں تک کہ انہیں پتھروں میں دب کر مر گئے

قانون کی کتابوں میں "زنا" کے معنی یہ بتائے گئے کہ :-

زنا کسے کہتے ہیں ؟

الزنا وطی الرجل المرأۃ فی غیر الملک وشبھۃ (عام کتب فقہ)

زنا اس مجامعت کو کہتے ہیں جو ایک مرد ایک ایسی عورت کے ساتھ کرے جو اس کی ملک اور شبہ ملک میں نہ ہو۔

سزا مختصر الفاظ میں یوں بتائی گئی۔

زنا پر حد یا دنیوی سزا

للمحصن رجمہ فی فضاء حتی یموت ولغیر المحصن جلدۃ مائۃ۔

"نکاح شدہ امرتکب زنا ہو تو اس کی سزا یہ ہے کہ کھلے میدان میں پتھروں سے مار ڈالا جائے اور غیر نکاح شدہ کے سو درے مارے جائیں"

یہی زنا ہے جو آج تہذیب کی مدعی حکومت کے نزدیک جرم ہی نہیں بلکہ

اس لوٹ مار، قتل و غارت کا نام رکھا جاتا ہے "آزادی" اگر آزادی کا یہی مفہوم صحیح ہے تو چوروں کو، ڈاکوؤں کو، لیٹروں کو، کیا وجہ کہ آزادی نہیں دی جاتی۔ یہ اپنے حفظِ نفس کے لئے ایسا کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے حفظِ نفس ہی کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں۔ قیدیوں کو قید خانہ میں بھی چوری کے جرم کی خرابیاں سمجھانے کے لیے مبلغین بھیجے جائیں، لیکن کبھی اس جرم کے انسداد کے لئے بھی کوئی مبلغ بازاروں اور گلی کوچوں میں پہنچا۔ جب جرم جرم ہی نہ سمجھا جائے تو پھر ان امور کا کیا شکوہ۔ رب العالمین اپنی مخلوق کی تربیت کے لیے جس رؤف و رحیم مبلغ دین قویم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرماتا ہے وہ دیکھو کس محبت کے ساتھ فرماتے ہیں۔:۔

جوانوں کے نام محبّت کا پیغام

یامعشر الشبان من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر و احصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء۔

"اے امرد و عورت! جوانوں کے گروہ تم میں سے جس کسی میں جماع کی قوت ہو اُسے چاہئے نکاح کرلے یہ نظر کو بھی محفوظ رکھے گا (یعنی خیالات بھی خراب نہ ہونے پائیں گے اور شرم گاہ کی بھی حفاظت کرے گا جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو (یعنی عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے یا عورت کو اس کی مرضی کا شوہر نہ ملے وغیرہ) پس اُسے چاہیئے کہ روزہ رکھا کرے (روزہ رکھنے سے نفس پر قابو اور خواہشات نفسانی کو روکنے کی عادت ہو جائے گی)

پھر تحریص کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

یاشباب قریش لاتزنوا، الامن حفظ فرجہ فلہ الجنۃ

"اے قریش کے نوجوان (مرد اور عورتو) دیکھو زنا نہ کرنا خبردار ہو جاؤ جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اُسے جنت ملے گی۔"

ترغیب کے لئے فرماتے ہیں :۔

زنا سے بچے تو عبادت کا مزہ پائے

مامن مسلم ینظر الی محاسن امرأۃ اول مرۃ ثم یغض بصرہ الا احدث اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتھا

"کسی مسلمان کی نظر جب اتفاقی طور پر ایک بار کسی عورت کے حسن و جمال پر پڑ جاتی ہے اور پھر اللہ کے خوف سے وہ اپنی آنکھیں اس کے حسن سے بچا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی عبادت کی کیفیت ظاہر فرماتا ہے جس کا وہ مزہ پاتا ہے۔"

اس تحریص و ترغیب کے بعد تہدید تنبیہہ و تخویف دیکھو :۔

آج دنیا نے "زنا" کو بہت معمولی چیز سمجھ لیا، اس کو ایسا نظر انداز کیا جانے لگا کہ گویا یہ کوئی بری بات یا گناہ ہی نہیں، حالانکہ حدیث میں ارشاد ہے صحیح ارشاد :۔

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے

ماذنب بعد الشرك اعظم عبد اللہ من نطفۃ وضعھا

شرک کے بعد اللہ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ ہی نہیں کہ ایک شخص اپنے

رجل فی رحم لا یحل لہ — مادۂ مخصوص کو کسی ایسی عورت کے محل مخصوص میں پہنچائے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ یعنی جائز قانونی بیوی نہیں۔

بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک فرمادیا کہ

زنا کرنے سے ایمان جاتا ہے

اذا زنی العبد خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلۃ — جب کوئی شخص (مرد یا عورت) زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے سینہ سے نکل کر سر کے اوپر سایہ کی طرح آسمان و زمین کے درمیان معلق (ٹھہر جاتا ہے۔

حضرت عکرمہ نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ :۔

کیف ینزع الایمان منہ ؟ قال ھکذا و شبک اصابعہ ثم اخرجھا۔ — ایمان نکل کر کیونکر جاتا ہے ؟ تو ابن عباس نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر انہیں کھینچ لیا اور فرمایا کہ دیکھو اس طرح۔

یہاں تک کہ اسی لئے صاف صاف فرمادیا کہ :۔

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن۔ — "مومن ہوتے ہوئے تو کوئی زانی زنا کر ہی نہیں سکتا۔

خدا پر ایمان ہے اس کو حاضر ناظر جانتا ہے تو کیا اس سے نہ شرمائے گا، کردہ رب عظیم تو دیکھ رہا ہے اور روسیاہی کو مول لیکر اسے کیا منہ دکھاؤنگا

اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو بتا دیا کہ :-

الزانی بحیلۃ جارہ لا ینظر اللہ الیہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیہ ویقول لہ ادخل النار مع الداخلین

"اپنے ہمسایہ کی حلال عورتوں کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کی طرف مالک عالم ذرا بھی نظر التفات نہ فرمائے گا اور نہ اُسے ناپاکی سے پاک کرے گا بلکہ یوں فرمائے گا کہ جا! اور جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی جہنم میں جا۔"

کیونکہ ایک حدیث میں ارشاد :-

اشتد غضب اللہ علی الزناۃ

"زنا کرنے والے مرد و عورت پر خدا کا غضب بہت ہی سخت ہوتا ہے (قیامت کے دن تو ان کا عجیب حال ہوگا۔"

ان الزناۃ یاتون تشتعل وجوھھم نارا

"زانی مرد و عورت، قیامت کے دن اس طرح دربار خداوندی میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے۔"

آج پردوں میں چھپ چھپ کر کالا منہ کر لیں، کل قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا، اور سب میں رسوائی ہو گی۔

ان السموات السبع والارضین السبع والجبال لتلعن الشیخ الزانی، وان فروج الزناۃ لیوذی اھل النار نتن ریحھا۔

"ساتوں آسمان ساتوں زمینیں اور پہاڑ بڈھے زناکار پر لعنت بھیجتے ہیں اور قیامت کے دن زناکار مرد و عورت کی شرمگاہوں سے اس قدر بدبو آتی ہوگی کہ جہنم میں جلنے والے جہنمیوں کو بھی تو اس

بد بو سے تکلیف پہنچے گی۔

آج ذرا سے بھنگے سے بھی ڈرتے ہو، سانپ کی صورت، بلکہ نام سے بھی بھاگتے ہو، سن لو کہ :-

مَنْ قعد علیٰ فراش مغیبۃ قبض اللہ لہ ثعبانا یوم القیمۃ

"جو کوئی شخص کسی عورت کے ہم بستر ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر ایک بڑے زہریلے سانپ کو مسلط کر دے گا۔

وہ خطیب اعظم سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے لبھانے والے انداز میں وعظ فرماتے اور مسلمانوں کے گروہ کو پکارتے ہیں :-

زنا کرنے سے افلاس آتا ہے

یا معشر المسلمین اتقوا الزنا فان فیہ ست خصال ثلث فی الدنیا وثلث فی الاخرۃ فاما اللوتی فی الدنیا فیذھب بھاء الوجہ ویورث الفقر و ینقص العمر واما اللوتی فی الاٰخرۃ فیورث السخط وسوء الحساب والخلود فی النار

"اے مسلمانوں کے گروہ زنا سے بچئے زنہار۔ اس کی چھ خاصیتیں ہیں۔ تین تو دنیا ہی میں اپنا اثر دکھاتی ہیں اور تین آخرت میں۔ دنیا میں یہ تین باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ (۱) چہرہ کی رونق اور وجاہت جاتی رہتی ہے (۲) آخر کبھی نہ کبھی فقیری اور مسکنت آتی ہی ہے، ٹکڑے ٹکڑے کی محتاجی ہو ہی جاتی ہے (۳) عمر گھٹتی ہے آخرت کی تین باتیں ہیں کہ (۱) اللہ کا غضب ہوتا ہے (۲) بُرا حساب ہوتا ہے (۳) اور جہنم میں ہمیشہ پڑا رہتا ہے۔

مرد وعورت زنا کے گناہ میں دونوں برابر

یہ تمام احکام مرد وعورت سب کے لئے یکساں ہے بے شک وہ مرد جو اس دولت بے بہا کو برباد کرتا اور نامہ اعمال کو گناہ کی سیاہی سے کالا بناتا ہے، سزا کا مستحق عذاب کے قابل، اس کے چہرہ پر پھٹکار برسے فقیری و مصیبت میں مبتلا ہو، دنیا و آخرت دونوں میں روسیاہ ہو، اسی طرح وہ عورت جو اپنی عفت وعصمت جیسی بیش قیمت چیز کو چند لمحہ کی ناپائیدار لذت کے سبب خاک میں ملا کر عمر بھر کے لئے کلنک کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگاتے یقیناً سخت سزا کی سزاوار، عذاب خداوندی میں گرفتار، نہ دنیا میں کوئی غیرت والا، عزت والا، مرد ایسی بے غیرت و بے حیا کا خریدار۔ نہ آخرت میں اس کی طرف نظر کرم پروردگار۔ لیکن :۔

بازاری فاحشہ عورتیں

جنہوں نے حیا وشرم کے نقاب کو اٹھایا پہلے ہی بے غیرتی کے پشواز کو پہنا، وہ یقیناً انسانی سوسائٹی کے لئے وہ ناپاک کیڑے ہیں جو پلیگ اور ہیضہ کے کیڑوں سے زائد دنیا کے لئے خطرناک ہیں۔

عالم کا کوئی طبیب، زمانہ کا کوئی ڈاکٹر، اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ مختلف انسانوں کے ملنے کے سبب عورت اپنے جوہر عفت و عصمت ہی کو نہیں کھوتی۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت جیسی بیش قیمت

دولت کو بھی خیر باد کہتی ہیں، طاعون وہیضہ کا مرض اس قدر پھیلتا ہو یا نہ پھیلتا ہو لیکن وہ ناپاک متعدی امراض جو انسانی زندگی کو ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ یقیناً ایسے ہی چشمہ امراض سے سیرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

محکمہ حفظان صحت سے دو دو باتیں

ہاسپٹل مختلف مواقع پر کھولے گئے۔ تاکہ امراض کی دوائیں مفت تقسیم کی جائیں مرض کے آنے سے پہلے حفظ ماتقدم کے لئے چیچک کا ٹیکہ لگانے کا انتظام بھی بہت ناضابطہ کیا گیا، یہاں تک کہ حج کے فرض کو ادا کرنے بھی کوئی جانے نہ پائے، جب تک ٹیکہ نہ لگایا جائے۔ ذرا آب و ہوا میں خرابی آئی کہ فوراً (DISINFECTION) کا کام جاری ہوا۔ کوچہ بازار میں بہنے والی نالیوں میں فنائل ڈالا گیا۔ لیکن ان گندی نالیوں کی صفائی کی بھی کوئی تدبیر کی گئی۔ جن کے کیڑے آتشک اور سوزاک، برص اور جذام جیسے ناپاک امراض کو دن بدن پھیلاتے ہی چلے جا رہے ہیں، چیچک اور طاعون کے اعداد و شمار ہمیں بتائیں گے کہ کس قدر جانیں اس میں ہلاک ہوئیں۔ اور کتنے بیمار، لیکن کوئی دفتر اس کا بھی ہے جس میں ان ناپاک امراض کی فہرست ہو؟ اگر نہیں تو اطباء سے پوچھو، ڈاکٹروں سے دریافت کرو، وہ بتائیں گے کہ یہ مہلک امراض ان گلیوں اور کوچوں سے چل کر بڑے بڑے شرفاء کے محلوں اور قلعوں میں پہنچ چکے ہیں، بدکار، حرام کار مرد، ان گندی بیماریوں کو بازاری عورتوں دام دے کر خریدتے اور پھر اپنی باعفت و عصمت

پاک دامن بیویوں کے پاس پہنچاتے ہیں، ان ناپاک مردوں کے کرتوت کے سبب گھر میں بیٹھنے والیاں بھی ان امراض کا شکار ہو رہی ہیں، وہ بے چاریاں اپنی حیا و شرم کے سبب اس راز کو چھپاتی ہیں اور بلا وجہ بلا قصور ان معصوموں کی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں۔ کیا کوئی درد مند ہے جو ان بے کس معصوم خاتونوں ہی کے حال پر رحم کھائے اور ان بے زبان مظلوموں ہی کی خاطر سے اس ناپاکی کے انسداد کی تدبیر عمل میں لائے۔

زنا کا لائسنس اور ڈاکٹری معائنہ

بعض ملکوں میں دیکھا گیا کہ حکومت کی طرف سے بازاری پیشہ ور عورتوں پر یہ قید لگائی گئی ہے کہ وہ اول حرام کاری کے لئے حکومت سے اجازت حاصل کریں اور زنا کا لائسنس (اجازت نامہ) لیں اور اس کی فیس حکومت کے خزانہ میں داخل کریں، پھر ہر ہفتہ یا پندرھویں دن اپنا ڈاکٹری معائنہ کرائیں۔ اگر کسی متعدی بیماری میں مبتلا پائی جائیں تو اس بیماری سے صحت پانے تک لائسنس ضبط رہے۔ نیز عیاش طبع حرام کاروں کے لیے یہ ہدایت ہے کہ کسی پیشہ ور عورت کے پاس جانے سے پہلے اس کا لائسنس اور صحت کی رپورٹ دیکھ لیں۔

اس قانون پر اخلاقی حیثیت سے تو تبصرہ کرنا ہی بے کار، جن کے نزدیک زنا جیسا ناپاک کام اخلاقی جرم ہی نہیں، انہیں نائکہ، کی طرح کمائی میں حصہ لگانے اور ٹیکس لینے میں کیا شرم عار، یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس قسم

کے ڈاکٹری معائنہ کے نمونہ رات دن دنیا کے سامنے پیش، اگر ایک سنگدل قصاب اپنے ٹکے سیدھے کرنے کے لیئے کمزور دناتواں بیمار جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ڈاکٹر صاحب کی جیب گرم کر کے بہت آسانی کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے تو ان نرم ونازک دلربایانہ مورتوں کو "پاس" حاصل کرنے میں دشواری ہو سکتی ہے۔ دراں حالیکہ ان کا یہ خوف دامنگیر ہے کہ اگر صحت کا پاس نہ ملا تو گاہک دوسرا گھر دیکھ لیں گے اور دکان ہمیشہ کے لیئے ٹھنڈی پڑ جائے گی۔

نوجوان مردوں سے خطاب

پیارے نوخیز نوجوانو! تمہیں اپنی ابھرتی ہوئی جوانی کا صدقہ سنبھلنا بچنا، ہوشیار رہنا۔ دیکھو دیکھو! اس گلی میں قدم بھی نہ رکھنا، جہاں تمہاری جوانی کے چور بستے ہیں، تمہاری عمر بھر کی کمائی برباد ہوگی، سخت ناپاک امراض کی مزید سزا ساتھ ملے گی، خدا کے دربار میں روسیاہ، دنیا کی آنکھوں میں بیقدر عمر بھر کے لیئے صحت سے مایوس، عافیت، آرام اور چین کی زندگی خواب و خیال ہو جائے گی، عقل والے انسان کا کام دوسروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

مختلف قسم کے کھانے کھٹے، میٹھے، تیز ترش سب ملا کر ایک جگہ رکھ دیں سڑیں گے بدبو پیدا ہوگی، کیڑے پڑ جائیں گے، برہما کی پنھی تم نے نہ چکھی ہوگی یہ وہ مچھلی ہے جو سڑ کر اور کھٹائی میں مدتوں سڑائی جاتی ہیں جب اس میں موٹے موٹے کیڑے پڑ جائیں تب وہ عمدہ خوبصورت پلیٹ میں نکال کر نہایت مکلف سرپوش سے ڈھکی ہوئی سامنے آتی ہے، چینی کی سنہری کا مدار

تشتری اور سرپوش کو دیکھ کر، یہ سمجھ کر کہ کوئی عُمدہ کھانا ہو گا تمہارا جی للچائے منہ میں پانی بھر آئے، مگر جب کھولو گے تو اگر دماغ صحیح ہے یقیناً اس کی بدبو ناک میں جاتے ہی ایسا پراگندہ بنائے گی کہ سب کھایا پیا بھول جاؤ گے۔ پھر گبریلے کی طرح بلگجے کیڑے جب چلتے ہوئے نظر آئیں گے، کھانا تو بڑی بات ہے محض دیکھ کر ہی اگر استفراغ نہ ہو جائے تو ہم ذمہ دار۔ ہاں جو برہمی اس کے کھانے کے خوگر ہو چکے ہیں ان کیلئے البتہ یہ غذائیں خوشگوار۔

پیارے عزیزو! بازاری عورتیں بھی وہی برہما کی بہنیں ہیں، پوڈر اور سُرمہ پر نہ بہلنا، بالوں کی بناوٹ اور پشواز کی سجاوٹ پر نہ ریجھنا یہ وہی سرپوش دار تشتری ہے جس میں مختلف مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادوں نے ایک جگہ مل کر اس کے مزاج کو بدل کر اس قدر سڑوایا ہے اور ایسے باریک باریک کیڑوں کو جو دیکھنے میں نہیں آتے اس میں پیدا کر دیا ہے کہ تم ذرا اس کے پاس گئے اور انہوں نے ڈنگ مارا، بہرحال یہ ایسا ناگ ہے جس کا کاٹا سانس بھی نہیں لیتا۔ ایک وقت کی ذرا سی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت آرام و راحت تندرستی و صحت اور عیش و عشرت کو نہ کھو بیٹھنا۔

نہ لائق بود عیش با دلبرے   کہ ہر بامدادش بود شوہرے

طوائفوں کے نام محبت بھرا پیغام

بازاری پیشہ ور عورتیں ناراض ہوں گی کہ ہم نے انہیں کیا کچھ کہا۔ وہ

ہمیں گالیاں دیں گی کہ ہم نے ان کی روزی کو تباہ کرنے کا سامان کیا لیکن انہیں بتا دیا جائے کہ ہم نے جو کچھ کہا ان کے بھلے کے لئے کہا، اب ہم انہیں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ۔

اے اللہ کی بندیو! تم انسان ہو۔ انسان کی طرح پیدا ہوئی ہو، قدرت نے تم کو عقل دی، سمجھ دی اور اس عقل و سمجھ کے سبب اور جانداروں پر فضیلت دی، انسان کو جان و مال اور اولاد پیاری ضرور ہوتی ہے مگر زیادہ سمجھدار شریف الطبع انسان وہ کہا جاتا ہے جس کو ان تینوں کے مقابلہ میں عزت پیاری ہو۔ کتنے بہادر ہیں جو جان پر کھیل جائیں۔ مال لٹائیں، اولاد کی پرواہ نہ کریں۔ لیکن اپنی عزت پر حرف نہ آنے دیں۔ کیا تم نے اپنے اس دنیا میں آنے سے پہلے عزت والے باپ کی پشت میں تربیت پائی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا تم بھی اس کی قائل ہو، اور عزت کی اپنی نظر میں کوئی قدر و قیمت سمجھتی ہو اگر ایسا ہے تو کیا تم نے کبھی سوچا، کبھی غور کیا کہ آج سوسائٹی میں تمہاری کیا عزت ہے سوسائٹی سے مراد اپنی قوم کا محدود دائرہ نہ لینا، دنیا میں نظر دوڑاؤ اور اپنے لیے جگہ تلاش کرو، آج مانا کہ بڑے بڑے راجہ بھی تم پر جان نثاری کے دعوے کرتے ہیں، تم کو ان کے برابر بیٹھنے کا نہیں بلکہ لیٹنے کا بھی موقع ملتا ہو، مگر کیا تم سچے دل سے کہہ سکتی ہو کہ تم کو وہ عزت حاصل ہے جو ایک غریب مفلس، پاک دامن بی بی کو حاصل ہوتی ہے، نہیں اور ہرگز نہیں۔

اگر تم کو اولاد پیاری ہے تو کیا تم ہی انصاف سے بتاؤ گی کہ تمہاری وہ گاڑھی کمائی جو مدتوں کی محنت کے بعد تمہارے وجود میں آئی۔ دن رات کی

کے مطابق آلات بھی عطا فرمائے زبان چکھتی ہے، آنکھ دیکھتی ہے، ہاتھ چھوتے ہیں، کان سنتے ہیں، لیکن اگر ان اعضا میں کوئی خرابی آئے مثلاً آنکھ کا کام ہے روشنی اور اجالے میں دیکھنا۔ تم سورج کو ٹھیک دوپہر کے وقت نظر جما کر دیکھو یعنی بینائی کا غلط اور بے جا استعمال کرو نتیجہ کیا ہوگا؟ بینائی جاتی رہے گی۔ اسی طرح اگر کانوں سے غیر موزوں طریقوں سے کام لیا گیا۔ مثلاً توپوں کے چلنے یا جہاز کی سیٹی کی طرح سخت و درشت کریہہ آوازیں یک لخت کانوں میں پہنچیں، تو بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ فوراً سننے کی طاقت جواب دیدے۔ اور جاتی رہے۔ ہم نے انجن اور کلوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دیکھا ہے کہ وہ بہرے ہوجاتے ہیں اس لئے کہ دن میں ۸-۱۰ گھنٹہ متواتر مشین کے چلنے کی آواز کان کے پردوں پر ایسا بوجھ ڈالتی ہیں کہ وہ بے کار ہوجائیں اس پر قیاس کرلو کہ وہ خاص آلے جو قدرت نے اس مخصوص قوت کے استعمال میں لائے جائیں گے تو ان کی بھی وہی حالت ہوگی۔

حسن شباب کا یہ گوہر لطیف اور جوانی کا یہ انمول خزانہ، ناف کے نیچے ایک تھیلی میں محفوظ ہے اور اس کو باہر لانے کے لئے ایک آلہ اور رستہ معین، مردوں میں وہ رستہ جس کے ذریعہ یہ باہر آتا ہے۔ اندر ایک اسفنج کے جیسا بناوٹ رکھتا ہے اور اسی میں ملے جلے پٹھے اور رگیں اسفنجی جسم کے اندر جلدی سے محسوس کرنے کی ایک خاص طاقت قدرت کی طرف سے رکھی گئی ہے۔ اسی طرح عورت کے جسم میں بھی اس کے لئے خاص مقام فطرت نے مقرر کیا، اور دونوں کے ان مخصوص آلوں میں ایسی مناسبت رکھی کہ

اٹھکھیلیوں میں کس بری طرح برباد ہوتی ہے، مانا کہ اس کی تربیت بھی کی،
اگر وہ تمہاری جنس یعنی لڑکی کی صورت میں نمودار ہوئی تو آخر کیا تم پسند کرتی
ہو کہ وہ بھی اسی طرح بے عزت بنے۔ اسی طرح پیشے پر بیٹھے، اگر لڑکا ہو تو کیا تم
گوارا کرتی ہو کہ اس کو کوچہ بازار میں بھی "حرامزادہ" ہی کہہ کر پکارا جائے۔
تمہاری جان اگر تم کو پیاری ہے تو کیا تم نہیں چاہتیں کہ امراض سے بچو اور
بیماریوں کا شکار نہ ہو، جو مرد بازاروں میں آتے ہیں یا تمہیں بلاتے ہیں،
کل کسی اور کے پاس گئے ہوں گے، اس طبقہ کا حال خود تمہیں ہم سے زیادہ
معلوم۔ کیا تم چاہتی ہو کہ وہ ناپاک اور گندے امراض کو لائے اور تم تک
پہنچائے۔ سچ یہ ہے کہ جسے نہ عزت کا ڈر نہ جان کی پرواہ نہ اولاد کا دھیان۔
صرف مال کا خیال ہو اور چند ٹکے ہی پر عزت، آبرو، جان، اولاد، سب کچھ
قربان کرنے کو تیار ہو جائے تو اس سے زیادہ بے غیرت اور کون ہو گا؟
سچ بولنا کیا تم ایسی ہی ہو گئی ہو؟ اچھا یہ اور فقط یہی ہے تو انصاف سے
بتاؤ کہ ایسے شخص میں اور کتے میں کیا فرق ہو گا وہ بھی ایک ٹکڑے کے لئے
دھتکار سنتا ہے، لکڑی کھاتا ہے، مگر پھر دوڑ دوڑ کر وہیں آتا ہے اس انسانی
صورت پر غرور نہ کرنا کہ ایسی صورت پتھر کی مورت بھی ہو سکتی ہے، ربڑ کی
گڑیا کو بھی لباس پہنایا جا سکتا ہے۔ اصل صورت وہ ہے جو اعمال کے اعتبار
سے قرار پائے، آج بے عقل آدمی کو ہر ایک شخص کہتا ہے کہ "گدھا" ہے حالانکہ
اس کی صورت آدمیوں کی سی ہے، اسی طرح اس بے حیائی و بے غیرتی کے
فعل کو اختیار کرنے والی صورتیں بظاہر آدمیوں کی سی معلوم ہوں۔ لیکن اگر

حقیقی لذّت اور واقعی ذوق حاصل کرنے کے لیئے انھیں دونوں جسموں کا ملنا ضروری۔ اگر مصنوعی شکلیں اختیار کی گئیں اور بناوٹی چیزوں سے کام لیا گیا تو سراسر نقصان ہی نقصان۔

وہ ہوس پرست جو فطرت کے مقرر کیے ہوئے طریقہ کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کرتے ہیں۔ دھوکہ کھاتے اور بعد میں سخت پچھتاتے ہیں۔ قدرت نے انسان کے بدن کے ہر حصہ میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے۔ فضلہ[۱] نکال کر پھینکنے کے لیے جو جگہ مقرر کی گئی اس میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوّت رکھی۔ باہر سے اندر لینے کی استعداد اس میں نہیں عضلات[۲] اس دروازہ پر اس نگہبانی کے لیئے ہر وقت تیار کہ کوئی چیز باہر سے اندر نہ جانے پائے اگر خلاف فطرت اندر داخل کی جاتی ہے تو حفاظت کرنے والے عضلات زور لگائیں گے کہ وہ داخل نہ ہونے پائے، وہ نازک جسم، جو نرم اور مہین جھلی، باریک باریک رگوں، کبھی سمٹنے اور کبھی پھیل جانے والے سب پٹھوں سے مرکب ہے اس جنگ میں سخت مقابلہ کرنے کے سبب دبتا ہے بھنچتا ہے، اس کا سر کچلا جاتا ہے اور اس خلاف فطرت ملاپ نہیں بلکہ لڑائی کا نتیجہ یہ ہے کہ رگیں دب جائیں، کمزور پڑ جائیں، پٹھے خراب ہو جائیں اور محسوس کرنے کی طاقت بڑھ جائے۔ جڑ کمزور ہو کر جسم کا بناؤ بگڑ جاتے۔ ممکن ہے کہ کسی جانب کجی بھی آجائے، احلیل پر زور پڑنے سے ورم پیدا ہو سکتا ہے جس کا اثر مادہ مخصوص کی تھیلی تک پہنچ کر گدگداہٹ سے ایک رقیق مادہ

[۱] میلا، نجاست، پاخانہ [۲] رگیں، پٹھے۔

کسی آنکھوں والے سے پوچھو گی تو وہ بتادے گا بلکہ اگر کوئی روحانی دوربین رکھنے والا درویش مل گیا تو دکھا بھی دے گا کہ خنزیر جیسے بے حیا و بے غیرت جانور کی صورت ہے۔ اللہ تمہارے پر رحم کرے اور تمہیں ہدایت دے۔

اللہ کی بندیو! جانوروں میں بھی مادّہ ہوتے ہی ہیں۔ لیکن کیا تم کوئی مادہ ایسی بتاسکتی ہو کہ جس نے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے اس بُرے کام کو اپنا پیشہ بنایا ہو؟ افسوس تمہاری یہ حرکت تو انسانوں کی جماعت کو جانوروں کے سامنے بھی ذلیل بنا رہی ہے۔ ہمیں افسوس تو اس بات کا ہے کہ وہ مال جو اس طرح حاصل کیا گیا، اس سے تم نے کپڑے بنائے، اس سے تم نے کھانا کھایا، اسی کی تم میں قوت آئی، اسی قوت سے تم نے عبادت بھی کی، اور بعض نیک کام بھی کئے۔ بلاشبہ تمہیں ان نیک کاموں کا ثواب ملنا چاہیئے، مگر کیا کیا جائے کہ اس گندہ مال اور گندی طاقت نے تمہاری تمام نیکیوں کو بھی گندہ کر دیا۔ عمدہ شربت میں ایک قطرہ بھی نجاست کا مل جائے تو تمام گلاس خراب ہو جائے گا یہاں تو تمام ہی شربت گندہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اللہ پاک ہے صرف پاک ہی چیز کو قبول کرتا ہے۔

کتنے رنج کی بات ہے کہ ایک ذرا سے لطف کے لیے تم نے اپنی زندگی کی ایک بے بہا دولت کو یوں ہی لٹا دیا۔ اس حسن ظاہری کو کب تک سنبھال سکتی ہو جس کے بل بوتے پر آج کیا کیا ٹھاٹ جما رکھے ہیں۔ کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ؎

جو بن دھن پاؤنا دن چار ا   جاکی گرب کرے سو گنوارا!

نکلنا شروع ہو گا۔ اس مادہ کے بار بار نکلنے اور ہر وقت عضلات میں رہنے کے سبب تمام پٹھے ڈھیلے پڑ جائیں گے رگوں میں رطوبت اتر آئے گی، نیلی نیلی موٹی موٹی رگیں چمکنے لگیں گی، اور ہمیشہ اس طاقت، سختی اور توانائی کو صبر کرنا پڑے گا جو اول جسم میں موجود تھی۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی رطوبت نکلتے نکلتے منہ پر جم جاتی ہے اور اس گندگی کی نالی میں رکے رہنے کے سبب اندر زخم پڑ کر، پیشاب میں جلن کا سخت مرض لاحق ہو جاتا ہے بار بار یہ خلاف فطرت حرکت کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نلی میں خراش پیدا ہو کر ہر وقت کی جھوٹی خواہش پیدا کرے گی۔ کثرت کے ساتھ اس خواہش کے پورا کرنے سے خزانہ خالی ہو جائے گا۔ مادہ پورے طور سے بننے بھی نہ پائے گا کہ نکلنے کا سلسلہ بندھ جائے گا۔ آخر جریان کی مصیبت لاحق ہو گی، آنکھوں میں گڑھے، چہرہ پر بے رونقی، دل و دماغ کی کمزوری، غرض تمام اعضائے رئیسہ جواب دے بیٹھیں گے، آخر اس خلاف فطرت حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر انسان عورت کو منہ دکھانے اور دنیا کی زندگی میں وہ خاص لطف صحبت اٹھانے کے قابل نہیں رہتا۔

ذرا سوچنا! وہ وقت کیسی حیرت و ندامت کا وقت ہو گا۔ جب ایک دوشیزہ[1] پاک دامن اپنی تمام امیدوں کا مرکز تم کو بنائے ہوئے تمہارے پاس آئے گی اور تم اس حالت میں گرفتار ہو گے کہ شرم کے مارے سر بھی نہ اٹھا سکو گے، ادھر اپنی صحت و عافیت و تندرستی کو عمر بھر کے لئے کھویا ادھر دوسری پاک دامن بے گناہ کی حسرتوں کا خون کیا، نہ خود ہی زندگی کا

---

[1] کنواری

پسو کی کھال کی بنے پنھیا نوبت مڈھے نگارا !
نربنری چام کام نہیں آوے جل بل ہوگئی سارا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ لاڈلی بیٹی جن کے نام کو سنتے ہی تم بلائیں لیا کرتی ہو، جن کے پیارے بیٹے کے غم میں تم چوڑیاں ٹھنڈی کیا کرتی ہو، اور محرم کے چالیس دن ماتمی لباس پہن لیا کرتی ہو اس قدر حیا و شرم والی کہ اس عالم سے پردہ کرنے کے بعد کے بھی یہ خیال و غم کہ کوئی میرے بدن کے بناؤ تک کو نہ دیکھے، جنازہ پر معمولی چادر پڑی ہوگی تو بدن کا بناؤ معلوم ہوجائے گا۔ پیارے بابا کے وصال کے بعد پہلے پہل خوشی کے آثار چہرہ پر اسی وقت نمودار ہوئے جبکہ ایک خادمہ نے جنازہ کے لئے گہوارہ کا نمونہ پیش کیا۔ ان کی یہ حیا اور تمہاری یہ حالت۔ سبط مرتضیٰ، شہید کربلا علیہ وعلیٰ ابیہ السلام نے جان دنیا اختیار کیا۔ مگر زانی وفاسق یزید کی بیعت واطاعت کو گوارا نہ کیا۔ آج تم نے ان کا سوگ منایا۔ مگر یاد رکھنا یہ ہرگز کام نہ آئے گا، جب تک ان کے طریقہ کو اختیار کرکے اس ناپاک پیشہ سے توبہ نہ کروگی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی، جنت کی سیدانی سے فرمایا کہ "اے فاطمہ عمل کیجئے" "عمل کیجئے"، قیامت کے دن یہ نہ پوچھیں گے کہ کس کی بیٹی ہو، یہ پوچھیں گے کہ کیا عمل لے کر آئی ہو؟

کیا تمہیں کبھی خیال نہیں آتا کہ تمہارا پیدا کرنے والا رب یوں فرما رہا ہے۔

لطف اٹھایا نہ دوسری کو مزہ پانے کا موقع دیا۔ پھل لانا تو کجا بیج ڈالنے کے قابل بھی نہ رہے۔

آج۔ اس کل کی بات کے متعلق سوچو اور ابھی ابھی اسی ابھرتی ہوئی جوانی میں اندھے نہ ہو جاؤ۔ دیکھو دیکھو تمہارا ضمیر اس گندہ خلاف فطرت فعل پر تم کو خود ملامت کرے گا، اگر خدا پر ایمان ہے اور اس کے احکام کی تمہارے دل و دماغ میں کچھ قدر و قیمت، اس کے عذاب کا خوف اور عتاب کا ڈر تو سنو! سنو! وہ خداوند قدوس فرماتا ہے:۔

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ط (الشعراء)

"کیا تم دنیا میں لڑکوں سے ملتے ہو، اور خدا نے تمہارے لئے جو بیویاں بنائی ہیں انہیں چھوڑتے ہو، یقیناً تم حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے ہو۔"

حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم نے سب سے پہلے اس ناپاک عادت کو اختیار کیا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا، محبت بھرے انداز سے بتایا، پورا تاریخی واقعہ ہمارے تمہارے لئے درس عبرت کی شکل میں قرآن عظیم نے بیان فرمایا:۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ

"لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بدفعلی کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے کی ہی نہیں تم تو عورتوں کے بجائے مردوں سے اپنی خواہش پوری

دُونِ النِّسَاءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ط

کرتے ہو، یقیناً تم حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے ہو۔"

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے ان نالائق مردوں سے یہاں تک کہا کہ اگر تم کو اپنی نفسانی خواہش ہی پوری کرنی ہے تو میری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں"۔ ان سے نکاح کر لو۔ مگر لڑکوں پہ تو نظر نہ ڈالو۔ لیکن ان نابکاروں نے نہایت دریدہ دہنی سے ان کو یوں جواب دیا۔

مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ط

آپ کی قوم کی صاحبزادیوں کی ہمیں خواہش نہیں۔ آپ کو خبر ہے ہم کیا چاہتے ہیں۔

آخر جب وہ اپنی خباثت سے باز نہ آتے، تو غضب الٰہی حرکت میں آیا اور وہ تمام لوگ جو اس خبیث عادت میں مبتلا ہو کر آئندہ نسلوں میں بھی اس ناپاکی کو پھیلا رہے تھے اس طرح ہلاک کیے گئے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ط (پ ۱۴ ع ۴)

پس سورج نکلتے وقت انہیں ایک چنگھاڑ نے پکڑ لیا اور ان کی بستی کو اوپر نیچے کر ڈالا اور ان پر کھنگر کے پتھر برسائے۔

اس درس عبرت کو دیکھتے ہوتے بھی کیا آنکھیں نہ کھلیں گی اور ایسی ناپاک حرکت کی نیت رہے گی۔

کیا یہ تمنا ہے کہ معاذ اللہ خدا کا وہی عذاب پھر آئے؟ کیا یہ خیال ہے کہ جب تک دیکھ نہ لو نہ مانو گے؟ جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہو

چکھے اور اس عذاب کو اپنے سر پہ چکھے، ان کی صورتیں دیکھ لو، نہ چہرہ پہ رونق، نہ رخساروں پر تازگی، منہ پر پھٹکار برستی ہے، اس لیے کہ مخبرِ صادق نے خبر دی ہے۔

ملعون من عمل عمل قوم لوط۔ (حدیث)	"جس نے لوط علیہ السلام کی قوم کا سا کام کیا وہ ملعون ہے (پھٹکار مارا ہے)

ایک حدیث میں یہاں تک صاف صاف بتا دیا گیا کہ ایسا خلاف فطرت کام مسلمان کا کام نہیں۔

من اتی شیئاً من النساء ادالرجال فی ادبارھن فقد کفر۔	"جس نے عورتوں یا مردوں سے ان کے پیچھے کے مقام میں اجائز سمجھتے ہوئے) مجامعت کی یقیناً اس نے کفر کیا۔

اس ناپاک کام سے یہاں تک بچایا گیا کہ اس کے مقدمات کو بھی اسی فعل میں شامل فرمایا گیا۔ انہیں بھی لعنت کا سبب بنایا گیا، خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے چھپی باتیں آئندہ واقعات بتانے والے مخبر صادق (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں:-

سیکون فی آخر الزمان اقوام یقال لھم اللوطیہ علیٰ ثلاثۃ اصناف فصنف ینظرون ویتکلمون وصنف یصافحون ویعانقون وصنف یعملون	"کہ آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جن کو "لوطی" کہا جائے گا۔ ایک وہ جو (لڑکوں کو) فقط گھوریں گے اور باتیں کریں گے۔ ایک وہ جو ان سے مصافحہ اور معانقہ کریں گے۔ ایک وہ جو

ذٰلك العمل فلعنة الله علیھم الا ان یتوبوا فمن تاب تاب اللہ علیہ۔

ان لڑکوں کے ساتھ فعل بد کریں گے ان سب پر خدا کی مار پھٹکار ہو۔ مگر وہ جو توبہ کرلیں۔ جس نے سچی توبہ کرلی۔ اللہ نے قبول کی۔

اس شخص پر مالک عالم کی نظر کرم کیوں ہو جو اس کی مرضی اس کی فطرت اس کے قاعدہ کے خلاف، اپنی بیش بہا، بیش قیمت دولت کو برباد کرے۔

لاینظر اللہ الیٰ رجل اتی رجل او امراۃ فی الدبر

جس شخص نے مرد یا عورت کے اس سے پیچھے کے مقام پر مجامعت کی اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر کرم نہ فرمائے گا۔

غیر عورت اجنبی مرد کے ساتھ غیر قانونی صورت سے آگے کی طرف ملنے میں ایک خفیف سا احتمال یہ ہو بھی سکتا ہے کہ حمل ٹھہر گیا اور اس نے اسے گرایا تو اگر بچہ پورا بن گیا تھا اور پھینکا گیا تو کوڑے پر یا نالی میں پڑ کر کسی صورت سے شاید پیدا ہونے والا بچہ، جاں بر، ہو بھی جائے اگرچہ اس ضائع کرنے والے نے تو ضائع کرنے، پھینکنے اور اس طرح اس کے قتل کا سامان کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن اس خلاف فطرت صورت میں تو وہ احتمال ضعیف بھی نہیں لڑکوں کے پاس یا عورت کی پچھلی طرف وہ آنہی نہیں جہاں یہ مادہ ٹھہرے اور بچہ بنے، اس لئے بچہ بننے سے پہلے بیج ہی ضائع ہو گا، اسی لئے بس بیج کے ضائع کرنے والے قاتل کی سزا بھی

وہی قتل ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا :۔

ارجموا الاعلیٰ والاسفل	"قوم لوط کا سا فعل پیدا کرنے والے کو
ارجموا جمیعا یعنی۔ الذی	سنگسار کرو، اوپر والے نیچے والے دونوں
عمل قوم لوط (الحدیث)	کو سنگسار ہی کرو۔"

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ورضی اللہ عنہ تو اس فعل خبیث کے فاعل کے معمولی قتل پر بس نہ کی بلکہ بقول بعض اس کو آگ میں جلایا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر دیوار گرائی، اس لئے کہ اس ناپاک فعل میں تو انسان جانوروں سے گیا گزرا ہوا، نر اور مادہ کی رعایت وہ بھی رکھیں، اپنی جنس کو وہ بھی پہچانیں، اس نے اگر عورت کی جگہ مرد کو دی، یا ان پنڈت صاحب کی طرح جن کی خبر حال ہی میں کسی اخبار میں پڑھی، اپنی جنس کو بھی چھوڑا۔ گائے پر نظر ڈالی، تو اسلام اپنے جامع احکام میں، بہائم کو اپنی آلودگی سے ملوث کرنے والے کو بھی، اسی سزا کا مستحق گردانتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے :۔

من اتی بھیمۃ فاقتلوہ	"جو کوئی چوپائے کے ساتھ فعل بد کرے
واقتلوھا معہ۔	اسے اور اس چوپایہ دونوں کو قتل کردو۔"

اس فاعل تو فاعل، اس چوپایہ کو بھی قتل کر دینے کا حکم دیا گیا، لوگوں نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ چوپایہ نے کیا بگاڑا؟ انہوں نے فرمایا اس کی وجہ اور سبب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سنا، مگر حضور نے ایسا ہی کیا بلکہ اس کا گوشت تک کھانا نہ پسند فرمایا۔

اقتلوا الفاعل والمفعول بہ — قوم لوط علیہ السلام کے سے فعل بد

فی عمل قوم لوط — والے فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو"

مفعول بھی اس قتل میں شریک، اس ناپاک کی سزا بھی یہی ہے کہ اسے بھی قتل کر دیا جائے تاکہ یہ خبیث عادت دنیا میں اور پھیلنے نہ پائے یہ وہ ناپاک فعل ہے جو انسانی فطرت کے خلاف، عقل کے خلاف مذہب اور دین کے خلاف، خود تمہاری تندرستی اور عافیت کے خلاف، بلکہ سچ پوچھو اور انصاف سے دیکھو تو تمہاری نفس کے لذت کے بھی خلاف ہے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ ؟ — "بدلو کیا تم بچو گے ؟"

اِستمنا بالید یا

اپنے ہاتھوں خاص قوت کی بربادی

تم نے ابھی اس سے پہلے باب (اول) میں دیکھا کہ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے خزانہ تک پہنچانے کے لئے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے، جس کے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد یہ گھٹ جاتا ہے، اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تاکہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ بآسانی سمجھ میں آجائے۔

پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو (۱) سر (۲) درمیانی جسم

(۳۱) جرٹ۔ جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے۔ اس کے خانے پٹھوں موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں بھرتے ہیں۔ جا بجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں۔ جسم کے اوپر کی طرف دو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع ہیں۔ اس جھلی میں پٹھوں کے باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار ہے۔ سیون کی طرف ایک باریک پٹھا ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے اس کے درمیان ایک نالی ہے جو پیشاب اور مادہ خاص کو لاتی اس میں بھی پٹھوں کے باریک تار موجود ہیں۔

سی۔ یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت ہی باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوتے ہیں۔ گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو، ادھر دماغ میں خیال پیدا ہوا، ادھر ان اعصاب نے اپنا کام شروع کیا۔ دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً ادھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جسم کو تنا رکھا۔ یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے۔ یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا۔ کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی۔ یہ بات تو تمھیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی اور خشکی آتی ہے۔ یہ خشکی کھجلی اور

بڑھاتی ہے۔ کھجلانے اور بار بار رگڑنے سے کھال دُکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجلا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سہلاؤ گے کھجلاؤ گے وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتا ہے نہ دُکھن۔ خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے۔ لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو، اور تکلیف پہنچے۔ اس کے بالمقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابون، ویسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی، جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچاتے۔ اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصّہ بھی ایسا نرم و نازک نہیں جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت پھر دنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت، ہاتھ، اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دُکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے، خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور بار بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برباد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ

جس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے۔ وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار معاذ اللہ ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے۔ نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے رگوں کی سستی، پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے۔ وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی۔ اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا۔ رگیں جوان اسفنجی خانوں میں ہیں، ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم ہو گی۔ رگیں پھیل نہیں سکیں گی۔ لہذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا۔ سختی جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے جسم کی ترقی ہمیشہ کے لئے رک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کئے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں۔ اگر کوئی بے زبان عفت و عصمت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روتے گی، اور یہ بدنصیب حقیقتہً اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہو گا۔ اس لئے کہ اول تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے احکام چلے۔ اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جانا چاہیئے۔ اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور حس اسقدر

بڑھ جاتا ہے، کہ معمولی کلپ دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کا حس اس قدر خراب ہو جاتا ہے کہ دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب ادھر دماغ میں خیال آیا ادھر مادّہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ سے ہے ان کی خرابی سے دماغ خراب ہوا، تمام جسم کی طاقتیں دماغ کی تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہو گی، کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج میں چڑچڑا پن ہو گا۔ خیالات میں پریشانی بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی۔ اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا نتیجہ جنون ہے۔

تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہر لطیف خون سے بنا، اور خون بھی وہ تمام بدن کے غذا پہنچانے کے بعد بچا، پس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کے غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا۔ تو قلب کمزور ہو گا، دل دھڑکے گا، ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا، دل پر تمام بدن کی مشین کا دارو مدار جسم کا خون نہ پہنچا، روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا گیا، بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی تو جگر کا فعل خراب ہوا۔ گردوں کی گرمی دور ہوئی، معدہ پر اثر پڑا، وہ خراب ہوا بھوک کم ہوئی، ضعف نے ایسا آدبایا کہ چند قدم چلنا مشکل ہو گیا، نہ دن کا

چین رہا نہ رات کا آرام رات کو سوتے آرام کے لئے، مگر خیالات پریشان،
نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ دھیان تک نہیں۔ کیا ہوا،
وہی کرد کھایا، جو اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا رہا۔ صبح اٹھے تو بدن سست ہے
جوڑ جوڑ میں درد ہے۔ آنکھیں چپکی ہوئی ہیں۔ اس لئے کہ ان کے عضلات بھی
خاص جسم کے عضلات کے ساتھ ساتھ کمزور ہونے لگے۔ سونا آرام کے لئے
نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا صرف
اس لئے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا، یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاہو
دریافت کر لو، جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو، وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم
نے کہا :-

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ "جسے زرد، دبلا، کمزور،
وحشیانہ شکل و صورت کا پاؤ، جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، پتلیاں
پھیل گئی ہوں، شرمیلا ہو، تنہائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کر
لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے معالج، اپنی تحقیق اس
طرح شائع فرماتے ہیں کہ "ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض دق
پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۷ عورتوں سے کثرت کے ساتھ
ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوتے۔ ۴۱۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت
کے برباد کرنے کے سبب، باقی دوسرے اور بعض اسباب سے۔ ۱۲۴۰ پاگلو
کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ۲۰۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنے

خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوتے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اس سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادّۂ مخصوص پتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے، تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ ڈال دیتے ہیں، اوّل اوّل پیشاب میں معمولی جلن ہوتی، پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادّہ رقیق ہونے کے سبب خود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جاتا ہے گا۔ اسی مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امراض کی جان ہے۔

"خود کردہ را علاجے نیست"

اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں، یقیناً ناممکن ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ خدا را بچو، ہوشیار رہو، جنون جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا، ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے۔ اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا، سر پکڑ کر روؤ گے، اپنی جان کو کھوؤ گے مگر ع

پھر پچھتا دے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گیئں کھیت

آج ہی سنبھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ بھٹکو، ہوشیار! ہوشیار اپنے آپ کو سنبھالو، ذرا صبر کرو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تر تمہارا باقاعدہ نکاح کر دیں اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو، یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کر لو، لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے، اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔

اگر خدانخواستہ نصیب دشمناں کوئی شخص اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ مخلصانہ مشورہ کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا، نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ ہے جو ہونا تھا ہو لیا۔ سب سے پہلے سچے دل کی توبہ کرو، اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جائیے، بغیر شرمائے اسے اپنا سارا کچا چٹھا سنائیے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لائیے، امید ہے کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے۔

تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو حاضر و ناظر جانو، آج دنیا سے چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچو کہ وہ دیکھ رہا ہے، اس سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ اس نے زنا کو حرام کیا اس اس کی سزا بتائی، اس نے لواطت کو حرام کیا، اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے،

لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی سزا بھی ایسے شدید جرم کے لئے کافی نہیں ہو سکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ، دنیا میں اس فعل ناپاک کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

نَاکِحُ الْیَدِ مَلْعُوْنٌ "ہاتھ کے ذریعہ اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔

اس پر برہان قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، لہٰذا اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چھری

قلم حیا کے سبب اشک ندامت بہاتا ہے۔ زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا کو بے حیائی سے تعبیر کرے مگر حیا کا سبق سمجھا بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کے لئے یہ درد دل کا بیان ہے، مداوا کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا۔ ان عصمت کی دیویوں سے، ان نرم و نازک گلاب کی پتیوں سے، جن کو زمانہ کی باد سموم کملانے کے لئے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا۔ ہمیں ڈر ہے کہیں خیبر ان کا شکار نہ ہو جاتے، اس لئے کہ جھونکے آرہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی

حقیقتہ" گناہوں کی زنجیروں میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو کیا ہوئی نئی تہذیب کی ہوا، بقیہ ممالک کے طبقۂ نسواں کو بھی اسی طرف دھکیلے لئے جا رہی ہے۔ عفت وعصمت، شرم وغیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی، مصر وشام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جا رہی ہے، بچی کچھی تھوڑی سی ہندوستان[1] کی گلیوں یہاں کے کوچوں اور محلوں، بلکہ بعض مکانوں کی چار دیواریوں میں کہیں کہیں نظر آجاتی ہے، کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گراں مایہ کو یہاں بھی نہ پائیں گے۔ نوخیز نوجوان غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے نابینا کو بھی گھر کی چار دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اٹھنے لگیں حالانکہ رب نے اپنے کلام میں "یغضضن ابصارھن" عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھیں، فرمایا، سر سے آنچل ہٹنے لگے، بدن کھلنے لگے۔ حالانکہ رب نے "ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن" (وہ عورتیں اپنا گھونگٹ اپنے گریبانوں پر ڈالیں) کہہ کر ان کی شرمیلی حیاؤں کو جتایا۔

پیاری بیٹیو! عزیز بہنو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا، جو نوجوان مردوں کو دیا گیا، بیشک اس کا بے جا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اسی طرح

---

[1] بھارت اور پاکستان

ہلاکت میں ڈال دے گا جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں یقیناً تمہارے
ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئے گا، جیسے مردوں کے سر آتا ہے۔ بیشک تم کو
بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا۔ جیسا بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سن لو اس نوادہ زبردست گناہ جس کی سزا "سو دُرہ"، جس کی سزا قتل
جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا "اسلام نے" یہودیت نے، عیسائیت
نے "اور دنیا کے ہر سچے مذہب نے مقرر کی، تمہارے لئے بھی ویسا ہی بنا گیا؟
ہے جیسا مردوں کے لئے۔

ہاں ہاں تم ذرا غور سے اس حدیث کو پڑھو سید المرسلین خاتم النبیین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

العین زناها النظر و	غیر محرم کو دیکھنا آنکھ کا زنا ہے۔
الرجل زناها المشی والاذن	پیروں سے اس کی طرف چلنا پیر کا
زناها الاستماع والید	زنا کانوں سے اس کا کلام محبت کا
زناها البطش واللسان	سننا کان کا زنا، ہاتھوں سے اسے پکڑنا
زناها الکلام والقلب	ہاتھ کا زنا، زبان سے اس کے ساتھ
ان یتمنی ویصدق ذالک	باتیں کرنا زبان کا، دل میں اگر غیر محرم
او یکذب الفرج۔	کے ناجائز ملاپ کی تمنا ہو تو دل کا زنا

اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرے گی یا اسے جھٹلا دے گی۔

یعنی اگر شرم گاہ تک نوبت پہنچی تو یہ سب گناہ بدکاری کے بڑے سخت
گناہ کے ساتھ مل کر بڑے بن جائیں گے۔

کیا تم نے سنا ہے، حدیث میں آیا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ	خدا غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے ان سب پر لعنت اور پھٹکار بھیجتا ہے۔

خدائے قدوس نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہارے بارے میں یوں فرمایا :-

وقل للمومنات یغضضن من	یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مومنہ
ابصارھن ویحفظن فروجھن	عورتوں سے فرمادیجیے کہ ذرا اپنی آنکھیں
ولا یبدین زینتھن بخمرھن	نیچی ہی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت
علی جیوبھن ولا یبدین	کریں اور اپنی سنگار نہ دکھائیں۔ مگر وہ چیز
زینتھن الا لبعولتھن او	جو کھلی ہی رہتی ہے اپنا گھونگھٹ گریبان
آبائھن او اباء بعولتھن	پر ڈالے رکھیں اپنا بناؤ سنگھار سوائے
او اخوانھن او بنی اخوانھن	اپنے شوہر سے یا باپ یا خسر یا سگے
او بنی اخواتھن او نسائھن	بھائی یا سگے بھتیجوں یا بھانجوں یا عورتوں
او ما ملکت ایمانھن او التابعین	یا غلاموں یا ایسے گھر کے مردوں جو اس سے
غیر اولی الاربۃ من الرجال	کچھ غرض نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے سوا
او الطفل الذین لم یظھروا	جن کی ابھی عورتوں کے اسرار کی خبر ہی نہیں
علی عورات النساء ولا یضربن	کسی کو نہ دکھائیں نیز اپنا چھپا ہوا سنگار

بأرجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن وتوبوا الى الله جميعاً	دکھانے کے لئے پاؤں سے دھمک نہ دیں. سب کے سب مل کر اللہ سے توبہ کرو"

یہ اتنا زبردست ہدایت نامہ تمہارے ہی حق میں کیوں نازل ہوا؟ تم کو اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لئے کہ تم پر نسل انسانی کی بقاء و تحفظ کا دار و مدار، تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی، تمہاری عادتیں، تمہارے اخلاق تمہاری اولاد میں فطرتاً اثر کرنے والے تم جس طرح سدھاؤ گی وہ اسی طرح سدھیں گے۔ جس حال میں تم کو دیکھیں گے۔ اسی کی نقل وہ بھی کریں گے تم پڑھ لو، اچھی طرح سمجھ لو کہ عفت و عصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں اس سے بہتر جوہر دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں۔

تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت ہے حدیث میں آیا۔

اتقوا مواضع التہم	"اس جگہ سے بچے ہی رہو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو۔

تمہیں پہلے ہی سے بتا دیا گیا :۔

لا یخلون رجلاً والمرأة الا کان ثالثہا الشیطان	"ہوشیار رہنا! مرد عورت اگر تنہائی میں کسی جگہ ہوتے ہیں تو ان میں تیسرا ایک شیطان ضرور اسی مقام پر ہوتا ہے۔"

یہ یاد رکھو کہ شیطان وہی ہے جو برائی کی طرف لے جاتا ہے۔

الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء	"شیطان محتاجی کی طرف بلاتا ہے اور بے حیائی کے بیہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے۔"

مرد تو مرد عورتوں کے ساتھ بھی ایسی خلوت کردہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں، تمہارے لئے ممنوع، بلکہ حدیث میں صاف آیا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور مردوں عورتوں کے لئے ایک حکم سنایا۔

لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل	کوئی کسی عورت کے ستر کی طرف اور
ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ	کوئی عورت کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے
ولا یفضی الرجل الی الرجل	اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور
فی ثوب واحد ولا یفضی	ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ
المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد	ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں۔

قربان جایئے اس طبیب امت حکیم ملت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنھوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمادیا۔ مردوں میں جس طرح اس طرح حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر، اور جو نقصان طبی ودینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا، دینی عورتوں کی کی شرارت وخباثت سے ہویدا۔ جس طرح مرد کے جسم کے لئے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسبت ہو ہی نہیں سکتی فطرت کے قاعدہ کے توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا کہ جسم خاص کی رگیں پٹھے

دب کر ہمیشہ کے لئے خراب و برباد ہوجائیں۔ عورت کا جسم اس سے بھی
زیادہ نازک و لطیف وہ ذرا سی بے جا رگڑ اور ناموزوں حرکت سے عمر
بھر کے لئے بالکل نکما ہوجائے گا۔ اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا
محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ
کرنے والی، اور عمر بھر کے لئے بے کار بنانے والی پہلا صدمہ نرم و نازک
جھلی میں خراش پیدا ہوگی۔ بار بار کی حرکت سے مادّہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا
اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان و جنون کے آثار نمودار ہوں گے
دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو
بے ہوشی کے دورے پڑیں، وہ جن اور بھوت پریت جو رات دن گھر گھر آفت
ڈھاتے رہتے ہیں درحقیقت اس بد اعمالی کے بھوت اور اس ناپاک
حرکت کی چڑیلیں ہیں، یہ پتلا مادہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رسنے رسنے مقام
کو گندا بنا کر سڑائے گا۔ اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے زخم بھی ہو
جائے تو تعجب نہیں، پیشاب کی جلن اس کی خاص مادّہ کا ہر وقت بہنا
تمام پٹھوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کا فعل
خراب کرے گا اور "سیلان الرحم" کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام
اور دبائے خاص بنا ہوا ہے، گھر کرے گا، آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر
بے رونقی، ہر وقت کمر میں درد، بدن کا لجلجاپن ذرا سے کام سے چکرانا،
دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑاپن، تمام بدن کا ہر وقت نڈھال رہنا،
آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا، اور تپ دق کے مرض لاعلاج

میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا، اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔ بعض بے سمجھ مردوں کی طرح شاید اس خبیث عادت میں مبتلا عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہو گا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں، حاشا، حاشا، یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ جس کی سزا سَو دُرّہ یا سنگساری، کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا ایسی سخت مصیبت میں ڈالنے والا کہ اس کی سزا کے لئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا، اس کے لئے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارے اور دوزخ کے وہ ڈراونے، زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزائیں جن کی تکلیف جاری اور باقی رہے۔

صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو صاف بتا دیا کہ

السحاق بین النساء زنا بینھن۔ "عورتوں کا آپس میں (خاص صورت سے) ملنا ان کا آپس کا زنا ہی ہے"۔

پھر تاکید فرمائی کہ:۔

لا تزوج المرأۃ المرأۃ ولا تزوج المرأۃ نفسھا فان الزانیۃ التی تزوج نفسھا۔ نہ عورت عورت کے ساتھ مقاربت کرے اور نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیونکہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہی ہے۔

غیب کی خبریں لانے والا، چھپی باتیں بتلانے والا آئندہ واقعات سنانے

والے اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے۔ آج ہم احکام دین بتانے میں شرمائیں تو یہ شرم نہیں بے حیائی ہے۔

جو اس کو چھپانا چاہیں وہ بے حیا کل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ دیکھو، دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو پورا کر لو، اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو، حضور فرماتے ہیں:-

عشر خصال عملہا قوم لوط بہا اھلکو وتذیدہا امتی خصلۃ[۱] اتیان رجل بعضھم بعضا ورمیھم بالجلاھن[۲] والخذف[۳] ولعبھم[۴] بالحمام وضرب[۵] الدفوف وشرب[۶] الخمور وقص[۷] اللحیۃ وطول[۸] الشارب والصفیر[۹] والتصفیق ولباس[۱۰] الحریر وتزیدھا امتی خصلۃ اتیان النساء بعضھن بعضا۔	"دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار کیا اور اسی لئے وہ ہلاک کر دی گئی، میری اُمت ان دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مردوں کا مردوں کے ساتھ بدفعلی کرنا (۲) غلیل بازی کرنا (۳) گولیاں کھیلنا (۴) کبوتر بازی کرنا (۵) ڈھول باجے بجانا (۶) شرابیں پینا (۷) داڑھی منڈانا یا کترانا (۸) مونچھیں بڑھانا (۹) سیٹی اور تالی بجانا (۱۰) مردوں کا ریشم پہننا۔ اور میری امت ایک عادت اور زیادہ کرے گی کہ عورتیں عورتوں سے خاص طریق پر ملیں گی"

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو، مگر ہم جانتے ہیں۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے بعض مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ

گھر کی چار دیواریوں میں بند ہو کر، کوٹھریوں میں چھپ چھپ کر کس طرح نسل انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے۔

یا اللہ ہماری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں۔ ہمارے کان کیا سن رہے ہیں۔ جنون جوانی نے مرد و عورت دونوں کو دیوانہ ہے۔ حیا شرم کے مارے اپنا منہ چھپائے کسی گوشۂ کوہ، یا کنار دریا پر جا بیٹھی، شرم و غیرت و حیا کے سبب پردے سے باہر ہی نہیں آتی۔

الٰہی! رحم فرما۔ ہمارے بچوں اور بچیوں کو عقل دے شعور دے، کہ وہ اپنے بھلے برے کو سمجھیں۔ خداوندا! انہیں ایمان دے۔ اپنا خوف دے کہ وہ دین و مذہب کو جانیں اس کے احکام کو پہچانیں۔ تیری مرضی کے مطابق چلیں، اور تیری رضا مندی کی طلب میں مریں۔

وما التوفیق الا من عند اللہ العلی الاعلیٰ وصلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیٰ حبیبہ ونبیہ سیدنا ومولٰنا محمدن المصطفیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ اھل التقی والنقی وابنہ وحزبہ فی مامضی وفی مابقی۔